فہرست مضامین

نمبر ۱۲۵ | ۴ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے ۱۷۔اپریل ۴ بجے بعد دوپہر بذریعہ موٹر لاہور سے واپس تشریف لائے حضور کی صحت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے:۔

صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ جن کو کئی روز سے پیٹ میں درد اور بخار کی شکایت تھی۔ بغرض معائنہ طبی لاہور اور وہاں سے گوجرانوالہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کے پاس لے جایا گیا۔ موصوفہ کی علالت میں پہلے کی نسبت تخفیف ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ جو بعض ضروری امور کے لئے لاہور تشریف لے گئے تھے، ۱۷۔اپریل واپس آگئے

۱۶۔اپریل جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں ذکر حبیب پر دلچسپ تقریر فرمائی:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسانی زندگی کی اصل غرض کس طرح حاصل ہو سکتی ہے

(فرمودہ ۱۹۰۲ اپریل ۱۹۰۲ء)

فرمایا" زندگی کی اصل غرض اور مقصود تو اللہ تعالےٰ کی عبادت ہے۔ مگر اس وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ عام طور پر لوگ اس غرض۔ اور مقصود کو فراموش کر چکے ہیں۔ اور کھانے پینے اور حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرنے کے سوا اور کوئی مقصود نہیں رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ دنیا کو پھر اس کی زندگی کی غرض سے آگاہ کرے۔ اور یہ فنا رقہری اس کو رجوع کرائے گی:۔

اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا خوف کرے۔ اللہ تعالےٰ کا خوف اس کو بہت سی نیکیوں کا وارث بنائے گا۔ جو شخص اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے۔ وہی اچھا ہے۔ کیونکہ اس خوف کی وجہ سے اس کو ایک بصیرت ملتی ہے۔ جس کے ذریعہ وہ گناہوں سے بچتا ہے۔ بہت سے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے احسانات اور انعام اور اکرام پر غور کر کے شرمندہ ہو جاتے ہیں اور اس کی نافرمانی اور خلاف ورزی سے بچتے ہیں۔ لیکن ایک قسم لوگوں کی ایسی بھی ہے۔ جو اس کے قہر سے ڈرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اچھا اور نیک تو وہی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی پرکھ سے اچھا نکلے۔ بہت لوگ ہیں۔ جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہم متقی ہیں۔ مگر اصل میں متقی وہ ہے۔ جس کا نام اللہ تعالےٰ کے دفتر میں متقی ہو"

(الحکم ۲۴۔اپریل ۱۹۰۲ء)

تبلیغی پورٹ

امریکہ میں تبلیغ اسلام

جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم- اے ۱۵- فروری کو تحریر فرماتے ہیں- کہ ۹- فروری کو میں سینٹ پال سے سیڈر ریپڈس نامی شہر میں پہونچا- اور ہفتہ بھر سے اسی شہر میں مقیم ہوں- اس شہر میں اس سے پہلے بھی چند مرتبہ آیا- یہاں شام کے مسلمانوں کی ایک جماعت ہے- یہ لوگ مجھ سے بے حد محبت و اخلاص رکھتے- اور احترام سے پیش آتے ہیں- ہر روز بوقت شب کسی کے گھر میں جلسہ ہوتا ہے- جس میں عربی اور انگریزی میں تقریر کرتا ہوں- نہایت واضح الفاظ میں احمدیت کی تبلیغ کی جاتی- اور مسئلہ نبوت پر پوری روشنی ڈالی جاتی ہے- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصائد کثرت سے پڑھکر سناتا ہوں- جس سے یہ لوگ مسحور ہو جاتے ہیں- بعض نے اشعار حفظ کر لئے ہیں- اور وجد کی حالت میں پڑھتے ہیں- اخلاص کا یہ حال ہے کہ ہر ایک چاہتا ہے- میں اس کے گھر ٹھیروں میں اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمتوں پر بھروسہ کرتے ہوئے امید واثق رکھتا ہوں- کہ ان میں سے کچھ لوگ داخل احمدیت ہو جائینگے- احباب دعا کریں- اللہ تعالیٰ یہاں ایک جماعت قائم کر دے- یہاں جماعت قائم ہونے سے ملک شام میں بھی بہت اچھا اثر پڑیگا میں ایک طویل دورہ پر ہوں مختلف شہروں کا دورہ کرتے ہوئے انشاء اللہ آئندہ ہفتہ پٹس برگ پہنچونگا- اور وہاں سے نیویارک جاؤنگا- یہ دورہ تقریباً چار ہزار میل کا ہوگا- دوست اس سفر کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

اس شہر میں ۱۷- خاندان مسلمانوں کے بستے ہیں- ہر ایک نے مسلم سن رائز کی خریداری منظور کی- فجزاھم اللہ احسن الجزاء ان لوگوں میں احمدیت کے متعلق بہت دلچسپی پائی جاتی ہے- احباب سے عاجزانہ درخواست ہے- کہ میرے لئے بیش از بیش کامیابی کی- اور احمدیت میں داخل ہونے والوں کے لئے استقامت کی دعا فرمائی جائے۔

بجٹ پورا کرنیکے متعلق آخری مہلت

انجمن کے مالی سال کے اختتام میں صرف دو ہفتہ باقی رہ گئے ہیں- ہر ایک انجمن کو گیارہ ماہ کے چندے کی وصولی کا حساب ۵- اپریل سنہ ۱۹۳۲ء کے اخبار الفضل کے ضمیمہ میں بھجوایا جا چکا ہے تا معلوم ہو سکے- کہ بجٹ پورا کرنے میں کس قدر کمی رہ گئی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی نمائندگان جماعت کو بجٹوں کے پورا کرنے کی طرف توجہ دلا چکے ہیں- اب کوشش کے لئے چند دن باقی رہ گئے ہیں- اس لئے بذریعہ اس اعلان کے توجہ دلاتا ہوں- کہ بقایا دار احباب سے بقایوں کی وصولی کے لئے انفرادی طور پر بھی- اور جماعت کے ذی اثر احباب اور نمائندگان مجلس مشاورت کے ذریعہ بھی پوری طرح کوشش کی جائے- ہر بقایا خواہ چندہ ماہواری کا ہو- یا چندہ جلسہ سالانہ یا دیگر مدات کا اس کی وصولی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے- تا تمام بقائے اپریل کے بجٹ میں داخل ہو سکیں- امید ہے- عہدہ داران جماعت و نمائندگان مجلس مشاورت اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے بجٹوں کے پورا کرنے کی کوشش کے متعلق کوئی کمی نہ رہنے دیں گے۔

(ناظر بیت المال)

"الفضل" کے بچھڑے ہوئے دوست

کئی دوست ہیں- جو پہلے "الفضل" کے خریدار تھے- اور اب دوران سال میں کسی نہ کسی وجہ سے یہ سلسلہ قائم نہیں رکھ سکے- ان کی خدمت میں "الفضل" نمونۃً بھیجا جا رہا ہے- وہ مہربانی فرما کر اپنے نام اخبار جاری کرالیں- ہم ہر ممکن سے ممکن رعایت ان سے کرنے کو تیار ہیں- چونکہ چندہ پیشگی آنا چاہیئے- اس لئے وہ سہ ماہی یا ماہوار بذریعہ منی آرڈر کے بھی قیمت ادا کر سکتے ہیں- وی- پی پر چار زائد خرچ ہوتے ہیں- اس لئے رقوم خود ہی درخواست خریداری کے ساتھ بھیجدیں- یا کسی قریبی مقررہ تاریخ پر ادا کرنے کا پختہ وعدہ فرمائیں- مخلصین جماعت احمدیہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے خاص طور پر کوشش فرمائیں گے- تو عند اللہ ماجور و عندنا مشکور ہوں- جو سلسلہ احمدیہ میں ابھی داخل نہیں- اور تحقیق حق کے لئے اخبار پڑھنا چاہیں- ان سے دو روپے کم یعنی آٹھ روپے سالانہ لئے جائیں گے- اور ہندوستان سے باہر رہنے والے کا بجٹ نصف قیمت پر جاری کرا سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل قادیان)

زلزلہ فنڈ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

مجلس مشاورت کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کو زلزلہ فنڈ کے لئے چندہ دینے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا۔

چندوں کے اس طریق کی وجہ سے جو ہماری جماعت میں رائج ہے- ہماری جماعت کا ایک حصہ ایسا ہے- جو ہنگامی چندوں کی طرف کم توجہ کرتا ہے- اور ایسے موقع پر جیسا کہ زلزلہ کا واقعہ ہوا- دوست کم توجہ کرتے ہیں- زلزلہ کی وجہ سے آنیوالی تباہی کے جو حالات سنے گئے ہیں- انسان تو انسان حیوان کا دل بھی ان سے پگھل جاتا ہے- مگر ہماری جماعت کے لوگوں نے زلزلہ زدہ لوگوں کی امداد کے لئے چندہ کی تحریک کا ایسا جواب دیا جس سے میں حیران ہو گیا۔

اس وقت میرے سامنے ایک دوست بیٹھے ہیں- جہاں کے وہ رہنے والے ہیں- وہاں سینکڑوں جماعت کے آدمی ہیں- مگر اس جماعت نے ۲۳ روپے کچھ آنے چندہ دیا- اسی طرح اور کئی جماعتوں کا چندہ نہایت قلیل آیا- حالانکہ امداد دینے کی بیحد ضرورت ہے- اس علاقہ میں بہت سی مساجد گر گئیں- جن کی تعمیر کے لئے ہم سے بھی چندہ مانگا ہے ہیں خواہ ہمیں وہ مساجد میں داخل نہ ہونے دیں- ہم چونکہ مساجد کو خانۂ خدا سمجھتے ہیں- اس لئے ان کی تعمیر کے لئے چندہ دے سکتے ہیں- پھر مصیبت زدہ لوگوں کو امداد دینی چاہیئے- اور خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں- ان سے ہمدردی کرنی چاہیئے- پھر اس علاقہ میں احمدی ہیں- ان کے مکانات کو بہت نقصان پہونچا ہے- ان کی امداد کرنا ضروری ہے- مگر کل چندہ اس وقت تک دو ہزار آیا ہے- جس سے معلوم ہوتا ہے- کہ کوئی چندہ دینے والا ایسا نہیں- جس نے درد سے چندہ دیا ہو- اس تحریک کے متعلق میں احباب کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں ہر جماعت کو اس میں خاص طور پر حصہ لینا چاہیئے۔

منچو علاقہ چین کے بادشاہ کو مبارکباد اور اس کا جواب

منچو علاقہ چین کے نئے بادشاہ کو تخت نشینی کے وقت جو مبارکباد کا خط نظارت خارجہ جماعت احمدیہ کی طرف سے لکھا گیا تھا- اس کے جواب میں شکریہ کا خط ۱۴ مارچ کا لکھا ہوا بادشاہ کی طرف سے شاہی محل کے چیمبرلین مسٹر شین سونگ کی طرف سے آیا ہے۔

ایک اعلان کی تصحیح

اخبار الفضل مجریہ ۱۰- اپریل میں صفحہ ۸- پر بعنوان تقرر امیر یہ اعلان شائع ہوا ہے- کہ شیخ محمد حسین صاحب سب جج کی جگہ شیخ جان محمد صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا امیر مقرر فرمایا ہے- یہ اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۴ محرم ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۱

ساٹھ ہزار (۶۰۰۰۰) روپیہ کی تحریک قرض میں شمولیت کی ضرورت

جماعت احمدیہ کے مخلص مردوں اور خواتین سے ضروری گزارش

اپنے رنگ کی پہلی تحریک

ساٹھ ہزار روپیہ قرض کی تحریک اس لحاظ سے اپنے رنگ کی پہلی تحریک ہے۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ذمہ وار ادارہ نظارت امور عامہ کی طرف سے کی گئی ہے۔ اور جس کے لئے فروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ جو اصحاب اس میں شریک ہو کر ثواب حاصل کریں۔ ان کو ان کی رقم اگر فوری ضرورت پیش آئے۔ تو ضرورت کے وقت ورنہ اڑہائی سال کے عرصہ کے اندر اندر لازمی طور پر واپس کر دی جائے گی۔

واپسی کا حتمی وعدہ

اس صورت میں جو اصحاب اس تحریک کو پورا کرنے میں حصہ لیں گے۔ وہ جہاں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیش آمدہ مالی مشکلات کو دور کرنے میں شریک ہو کر خدا تعالےٰ سے اجر اور ثواب کے مستحق بن سکتے ہیں۔ وہاں ان کی پیش کردہ رقوم کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ گویا وہ ان کے اپنے ہی گھر میں رکھی ہوئی ہیں۔ کیونکہ کسی رقم کے گھر میں موجود ہونے کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ کہ جب ضرورت پیش آئے۔ اُسے استعمال کیا جا سکے۔ نہ یہ کہ اسے دیکھ دیکھ کر دل خوش کیا جائے۔ اور جب نظارت امور عامہ یہ حتمی وعدہ کرتی ہے۔ کہ جن صاحب کو فوری ضرورت پیش آئے گی۔ ان کی اطلاع پر فوراً ان کی رقم انہیں ادا کر دی جائے گی۔ تو گویا قرض کی تحریک میں حصہ لینے کے باوجود اور خدا تعالےٰ سے اجر پانے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص دُعاؤں کا انعام حاصل کرنے کے باوجود ان کی رقم اپنی جیب میں ہی موجود ہوگی۔

فضل خدا حاصل کرنے کا آسان طریق

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی رنگ میں امداد کرنے کا اس سے زیادہ آسان طریق اور اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے فضل کا مورد بنانے کا سہل ذریعہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اور اب جبکہ اس کا موقعہ میسر ہے۔ تو نہ صرف ان اصحاب کو جنہیں خدا تعالےٰ نے وسعت عطا کی ہے۔ دل کھول کر اس تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ رقم پیش کرنی چاہیئے۔ بلکہ وہ اصحاب جو ذاتی طور پر تکلیف اٹھا کر اور اپنے کاموں کو تھوڑے سے عرصہ کے لئے التوا میں ڈال کر کوئی رقم دے سکیں۔ انہیں بھی ضرور ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس طرح اگر انہیں کچھ تکلیف بھی برداشت کرنی پڑے۔ تو اس کا نتیجہ ان کے حق میں بہت مفید نکلے گا۔ اور خدا تعالےٰ انہیں ذاتی ضروریات پر سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کرنے کی وجہ سے ایسی برکات عطا کرے گا۔ جو ان کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے بہت مفید ثابت ہونگی۔

خدا کے لئے نقصان اُٹھانے والے کو برکت دیجاتی ہے

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔ اس تحریک میں شریک ہونیوالوں کے لئے کسی قسم کے نقصان اور حرج کا قطعاً احتمال نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کی ایسی ضروریات جنہیں وہ تھوڑے عرصہ کے لئے ملتوی کر سکیں۔ انہیں التوا میں ڈال دیں وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ وہ آسانی سے ایسا کر سکیں۔ ورنہ فوری ضرورت کے پیش آنے پر ان کے لئے ان کی رقم واپس کر دینے کا انتظام کر دیا جائے گا۔ لیکن خدا تعالےٰ کے لئے کسی قسم کی قربانی کرنے اور اپنے اموال دینے والوں کو اگر بظاہر کچھ کھونا اور نقصان اٹھانا پڑے تو بھی یہ سودا مہنگا نہیں۔ بلکہ سراسر نفع بخش ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ:۔ ”خدا تعالےٰ بہت رحیم و کریم ہے۔ جو شخص اس کے لئے کچھ کھوتا ہے۔ وہ پا لیتا ہے۔ جو شخص اس کے لئے کچھ نقصان اختیار کرتا ہے۔ اس کو برکت دی جاتی ہے۔“ پس ساٹھ ہزار روپیہ قرض کی تحریک میں اگر تکلیف اٹھا کر اور اپنی ضروریات کو ملتوی کر کے حصہ لینا پڑے۔ تو بھی ضرور لینا چاہیئے۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کی برکات حاصل کرنی چاہئیں۔

ایثار کا قابلِ تعریف نمونہ دکھانے والے

اس وقت تک جن اصحاب نے اس تحریک میں شرکت اختیار کی ہے۔ ان میں سے کئی ایک ایسے ہیں۔ جنہوں نے قربانی اور ایثار کا قابلِ تعریف نمونہ دکھایا ہے۔ کئی ایک نے اپنی ضروریات کو ملتوی کر کے رقوم ارسال کی ہیں۔ کئی ایک نے اپنی حیثیت سے بڑھ چڑھ کر رقوم بھیجی ہیں۔ اور اس کے لئے انہیں خاص جدوجہد کرنی پڑی ہے۔ بعض نے اپنی پیش کردہ رقوم میں ممکن اضافہ کر کے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں سے فیضیاب ہونے کی کوشش کی ہے۔

دُوسرے اصحاب کے لئے موقعہ

لیکن چونکہ ابھی تک مطلوبہ رقم پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے ان اصحاب کے لئے اس ثواب میں شریک ہونے کا موقعہ ہے جنہوں نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ یا اپنی رقوم میں اضافہ کر سکتے ہیں کیونکہ ایسے اصحاب کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اس تحریک میں شریک ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن سابقہ میعاد کے اندر روپیہ کا انتظام نہیں کر سکے۔ ۳۰ اپریل تک میعاد بڑھا دی گئی ہے۔ چونکہ یہ آخری میعاد ہے۔ جس کے بعد مئی سے حسب تجویز قرض کی واپسی شروع کر دی جائے گی اس لئے اہلِ ثروت اصحاب کو اپنی رقوم میں اضافہ کرنے اور دوسرے اصحاب کے زیادہ سے زیادہ رقم کے ذریعہ اس تحریک میں شریک ہونے کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ چونکہ رقوم کی واپسی قرعہ اندازی کے ذریعہ ہوگی۔ جس کی صورت یہ ہوگی۔ کہ ایک ہزار روپیہ ماہوار کے لئے قرعہ اندازی کی جائے گی۔ اور جن کے نام قرعہ میں نکلیں گے۔ ان کو ان کی رقم دے دی جائے گی۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ جو اصحاب اس تحریک میں شریک ہوں۔ انہی میں سے ایک یا زیادہ اصحاب کے نام پہلے ہی قرعہ میں یا دُوسرے قرعہ میں نکل آئیں۔ اور اس طرح بہت تھوڑے عرصہ کے بعد انہیں ان کی رقوم واپس مل جائیں۔ اور وہ ثواب بھی حاصل کر سکیں۔

بہر حال احباب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ جتنی رقم دے سکیں۔ ایک قلیل عرصہ کے لئے سلسلہ کی مالی مشکلات کو دُور کرنے کے لئے ضرور دیں۔ اپنی ضروریات کو ملتوی کر کے دیں۔ اور اگر کسی قدر تکلیف اٹھانی پڑے۔ تو بھی دیں۔ اور جن اصحاب نے ابھی تک کوئی رقم نہیں بھیجی۔ انہیں ایک لمحہ کے لئے بھی توقف نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ فوراً رقوم ارسال کر دینی چاہئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی خوشی اور مسرت

اس تحریک کی کامیابی کا نتیجہ جہاں یہ رونما ہوگا۔ کہ سلسلہ کے کاروبار میں مالی مشکلات کی وجہ سے جو روکاوٹیں حائل ہوتی رہتی ہیں۔ وہ بہت حد تک دُور ہو جائیں گی۔ کارکنوں کو مالی تنگی کی وجہ سے جو تشویش لاحق رہتی ہے۔ اس کا بہت کچھ ازالہ ہو جائے گا

اور کام زیادہ عمدگی اور زیادہ سرگرمی کے ساتھ ہونے لگے گا۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو بھی خاص مسرت اور خوشی حاصل ہو گی۔ نہ صرف اس لئے کہ حضور کے اوقات گرامی میں مالی مشکلات کی اُلجھنیں حائل نہ ہو سکیں گی۔ بلکہ اس لئے بھی کہ جماعت احمدیہ میں قربانی اور ایثار کا ایسا جذبہ پایا جاتا ہے کہ وہ حضور کے غلاموں میں سے ایک غلام کی تحریک پر ایک بہت بڑی رقم ضروریات سلسلہ کے لئے فراہم کر سکتے ہیں۔ اور ان میں اس بات کا احساس پایا جاتا ہے۔ کہ حضور کے براہ راست ارشاد فرمانے کے بغیر ہی ضروریات سلسلہ کے لئے روپیہ مہیا کرنا ان کا فرض ہے ظاہر ہے۔ کہ اس فرض کی ادائیگی کا ثبوت پیش کرنا جہاں جماعت کے لئے باعث سعادت ہے۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کی برکات حاصل کرنے کا بھی موجب ہے۔ پس ہر اس احمدی کو جسے خدا تعالےٰ نے مالی فراخی عطا کی ہے۔ تحریک قرضہ میں بڑی سے بڑی رقم دے کر ان برکات کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ نیز ان اصحاب کو جنہیں خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ایسا حساس دل عطا کیا ہے۔ کہ وہ اپنی ضروریات کے مقابلہ میں سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کرنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ انہیں بھی آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور جس قدر رقم کا انتظام کر سکیں۔ پیش کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت دینا چاہیئے۔

قرض کی ضرورت کیوں پیش آئی

تحریک قرضہ کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کہ کئی سال سے دنیا جن مالی اور اقتصادی مشکلات میں مبتلا ہے۔ ان کا اثر جماعت احمدیہ پر بھی پڑا ہے۔ اور ان اہم کاموں کو سرانجام دینے کی وجہ سے جن پر دنیا کی نجات کا دارومدار ہے۔ اور جن کی بنیاد خدا تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے قرض کا ایسا بار جمع ہو گیا ہے۔ کہ جب تک اسے ہلکا نہ کیا جائے خطرہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی اس جدوجہد کو نقصان پہونچ جائے۔ یا ان سرگرمیوں میں کمی واقعہ ہو جائے۔ جن کا نہ صرف جاری رکھنا۔ بلکہ جن میں روز بروز اضافہ کرنا دنیا میں پھیلی ہوئی ظلمت اور گمراہی کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ اور چونکہ اس بار کو دور کرنے کے لئے سب سے بہتر صورت یہی ہو سکتی ہے۔ کہ جماعت کے مخلصین سے بطور قرض ایک رقم جمع کی جائے۔ اس لئے ساٹھ ہزار قرض کی تحریک نہایت آسان شرائط کے ماتحت کی گئی ہے۔ اس رقم کے فراہم ہو جانے پر انشاء اللہ بہت کچھ آسانی اور سہولت پیدا ہو جائے گی اور پھر اس کا قسط وار ادا کرنا کچھ مشکل نہ ہو گا۔

ادائیگی قرض کی صورت

خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک طرف تو جماعت میں مالی قربانی کا جذبہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف فراہمی چندہ کے متعلق انتظام مکمل صورت اختیار کر رہا ہے۔ اگرچہ یہ انتظام گزشتہ سال سے شروع ہوا ہے۔ اور ابھی اس میں بہت کچھ ترقی کی گنجائش ہے۔ جو جاری ہے۔ تاہم اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت آمدنی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ جیسا کہ چند ماہ کے حسب ذیل اعداد و شمار سے ظاہر ہے:۔

مئی ۱۹۳۲ء میں ۸۳۰۶ روپیہ آمد تھی جس کے مقابلہ میں مئی ۱۹۳۳ء میں ۱۵۶۱۴ روپے آمد ہوئی۔ جون ۱۹۳۲ء کی آمد ۱۰۷۰۵ تھی۔ لیکن جون ۱۹۳۳ء کی آمد ۲۱۸۴۰ ہوئی۔ جولائی ۱۹۳۲ء کی آمد ۱۵۳۸۲ تھی۔ اس کے مقابلہ میں جولائی ۱۹۳۳ء کی آمد ۱۷۴۵۱ ہوئی۔ اسی طرح ستمبر ۱۹۳۲ء کی آمد ۱۱۷۰۸ کے بالمقابل ستمبر ۱۹۳۳ء میں ۱۶۵۹۴ ہوئی۔ اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں ۱۹۳۲ء کی آمد کی نسبت خفیف سی کمی واقعہ ہوئی۔ لیکن دسمبر میں ۱۲۷۲۵ کے مقابلہ میں ۲۸۶۴۴ روپیہ کی آمد ہوئی۔ اسی طرح سال کے دوسرے مہینوں میں بھی اضافہ جاری رہا۔ اور امید ہے۔ کہ نئے مالی سال میں اس میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔

ان حالات میں ایک ہزار روپیہ ماہوار اس قرضہ میں ادا کرنا جس کی تحریک کی گئی ہے۔ کچھ بھی مشکل نہیں ہو گا۔ لیکن قرض کی پوری رقم وصول ہو جانے کی صورت میں بہت سی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ اور سلسلہ کا کاروبار نہایت دلجمعی اور سہولت کے ساتھ جاری رہ سکے گا۔ پس تحریک قرضہ میں جو احباب شریک ہو چکے ہیں انہیں اپنی رقوم میں ممکن اضافہ کرنا چاہیئے۔ اور جو ابھی تک شریک نہیں ہو سکے۔ انہیں جلد سے جلد شرکت اختیار کرنی چاہیئے۔

احمدی خواتین سے

اس موقعہ پر یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ خواتین سلسلہ احمدیہ جو دین کے لئے قربانی اور ایثار میں ہمیشہ قابل تعریف حصہ لیتی رہی ہیں۔ انہوں نے تحریک قرضہ کے متعلق کسی خاص سرگرمی کا اظہار نہیں کیا۔ حالانکہ ایک محترم خاتون ایک ہزار روپیہ کی رقم اس مد میں دے کر بہترین نمونہ ان کے سامنے پیش کر چکی ہیں۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے۔ اور اس میں بہت کچھ حقیقت بھی ہے۔ کہ مردوں کے مقابلہ میں عورتوں میں کچھ نہ کچھ پس انداز کرنے اور ہنگامی ضرورتوں کے لئے جمع رکھنے کا زیادہ سلیقہ ہوتا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہماری جماعت میں ایسی خواتین نہ ہوں پھر تحریک قرضہ میں ان کا حصہ نہ لینا حیرت انگیز ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ احمدی خواتین تک یہ تحریک تفصیلی طور پر پہونچی نہیں۔ ورنہ وہ ضرور حصہ لیتیں۔ اب جبکہ اس تحریک کی میعاد میں بہت تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ مردوں کو چاہیئے۔ کہ انہیں پورے طور پر آگاہ کریں۔ اور بتائیں کہ اس تحریک میں ان کا کوئی رقم دینا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ اپنے پاس روپیہ جمع رکھنا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ بہتر۔ کیونکہ ایک تو انہیں ثواب حاصل ہو گا۔ اور دوسرے روپیہ ہر طرح محفوظ ہو گا۔ اور ضرورت کے وقت فوراً انہیں مل سکے گا۔ امید ہے۔ کہ اگر خواتین کو یہ باتیں بتائی جائیں۔ تو وہ بڑی فراخدلی سے اس تحریک میں حصہ لیں گی۔ مردوں کو خود روپیہ بھیجنے کے علاوہ خواتین میں بھی اس کے لئے ضرور تحریک کرنی چاہیئے۔ تاکہ میعاد کے اندر اندر مطلوبہ رقم فراہم ہو سکے۔

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن

اور

مسلمانانِ کشمیر

اگرچہ کچھ عرصہ سے بعض خود غرض لوگوں نے مسلمانانِ کشمیر کو اندرونی کشمکش میں مبتلا کر کے سخت پریشان کر دیا تھا۔ اور ان کی وہ طاقت جو اپنے حقوق کے حصول کے لئے صرف ہونی چاہیئے تھی۔ اسے باہمی جنگ و جدال میں لگا دیا تھا۔ لیکن شکر ہے کہ ان میں اب پھر بیداری اور احساس فرض پیدا ہو رہا ہے اور دراصل حال کے اس جبر و تشدد نے جو ان پر ریاست نے روا رکھا ان کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ اور اپنے ہمدردوں اور خود غرض لوگوں میں امتیاز کرنے کا موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ ساتھ ہی ان پر یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ ان کے لئے مفید اور موثر جدوجہد کرنے والے۔ اپنے اموال اور اوقات صرف کرنے والے کون لوگ ہیں اور زبانی ہمدردی و خیر خواہی کا اعلان کرنے والے۔ مگر مصیبت کے وقت کچھ بھی کام نہ آنے والے لوگ کون ہیں۔ چنانچہ آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کے وجود پذیر ہو کر میدانِ عمل میں آجانے کی خبر کے ساتھ ہی ان میں اس کی طرف خاص توجہ پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ مختلف مقامات میں جلسے منعقد کر کے اس ایسوسی ایشن کے متعلق پرزور الفاظ میں اظہار اعتماد کرتے ہوئے درخواست کر رہے ہیں۔ کہ جس طرح پہلی کشمیر کمیٹی نے نہایت قابل قدر خدمات انجام دی تھیں۔ اسی طرح کشمیر ایسوسی ایشن بھی ان کی امداد کرے۔

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن مسلمانان کشمیر کے حقوق کے لئے آئینی جدوجہد کرنے میں پوری سرگرمی سے کام لے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ اور اپنی طرف سے سعی اور کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گی۔ لیکن اس کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ مسلمانانِ کشمیر باہمی کشمکش ترک کر دیں۔ اور اہم و ضروری معاملات کی اطلاع کشمیر ایسوسی ایشن کو دے کر اس سے مشورہ حاصل کرتے رہیں۔ اور اس کے مشورہ کے مطابق جدوجہد کریں۔ مسلمانانِ کشمیر جس قدر بہتر صورت میں اس بات پر عمل کریں گے اسی قدر عمدہ آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں کے نتائج نکلیں گے۔

50

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

ہر مذہب و ملّت کے افراد سے حُسنِ سلوک کرنے کی تلقین

مومن کا دائرۂ محبّت بہت وسیع ہونا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ اپریل ۱۹۳۴ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے اپنی خلافت کے ایام میں پہلی مرتبہ اس قسم کا سفر درپیش ہوا۔ جیسا کہ گذشتہ ہفتہ میں لائلپور کا پیش آیا تھا۔ اور میں اس سفر سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ جہاں ایک طرف مخالفت زوروں پر ہے۔ اور دشمنانِ احمدیت

ناخنوں تک کا زور

لگا کر یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کسی طرح سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نقصان پہنچائیں۔ اور اسے لوگوں کی نظروں سے گرا دیں۔ کہیں ٹریکٹوں کتابوں اور اشتہاروں کے ذریعہ کہیں اخباری مضامین کے ذریعہ کہیں لیکچروں اور تقریروں کے ذریعہ۔ کہیں منظم سوسائٹیوں کے ذریعہ۔ کہیں

حکومت کے اراکین میں غلط پروپیگنڈا

کر کے۔ کہیں عوام کو یہ اشتعال دلا کر کہ احمدیوں کی جماعت مسلمانوں کی سیاسی طاقت کو توڑ دے گی۔ کہیں کانگرسیوں کو یہ کہہ کر کہ یہ

گورنمنٹ کے خوشامدی

ہیں۔ کہیں حکومت سے تعاون کرنے والوں پر یہ اثر ڈال کر کہ یہ حکومت کے باغی ہیں۔ غرض ہر رنگ میں

ہر قسم کی اضداد

استعمال کرتے ہوئے کہیں باغی کہہ کر اور کہیں خوشامدی بتا کر۔ کہیں بے وقوف کہہ کر اور کہیں

عقلمندوں کا جتھا

قرار دے کر۔ کسی سے یہ کہہ کر کہ یہ اسلام کے بڑھانے اور اسے تمام ادیان پر غالب کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اور کسی سے یہ کہہ کر کہ یہ اسلام کے مٹانے کے درپے ہیں۔ غرض جتنے اضداد دنیا میں ممکن ہو سکتے ہیں۔ وہ سب سلسلہ احمدیہ کے خلاف استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور ایک نادان و ناواقف شخص جس نے مخالفین کے

تمام اعتراضات پر یکجائی نظر

نہ ڈالی ہو۔ چونکہ نہیں جانتا۔ کہ دوسرے موقعہ پر یہ کیا الزام لگاتے ہیں۔ خیال کرتا ہے۔ کہ شائد یہ الزام درست ہی ہو۔ جو بیان کیا جاتا ہے۔ وہاں میں اس سفر سے اس نتیجہ پر بھی پہنچا ہوں۔ کہ باوجود اس قدر مخالفت کے لوگ ہماری

باتیں سننے پر آمادہ

ہیں۔ اور وہ خواہش رکھتے ہیں۔ کہ کوئی انہیں سلسلہ کے حالات سے واقف کرے۔

میرے

لائل پور جانے کے موقعہ پر

ہر رنگ میں مخالفین نے روکنے کی کوششیں کیں۔ کہ کسی طرح لوگ اس طرف توجہ نہ کریں۔ مگر باوجود اس کے کہ وہاں کی مقامی جماعت نہایت قلیل ہے۔ اور شائد چالیس مردوں سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ ساری مردم شماری عورتوں اور بچوں سمیت جو مجھے بتائی گئی وہ دوسو کے قریب ہے۔ پس مرد تیس پینتیس یا زیادہ سے زیادہ پچاس ہوں گے۔ اور چالیس ہزار کی آبادی والے شہر میں یہ تعداد بہت ہی قلیل ہے۔ پھر سوائے دو تین کے باقی لوگ غریب طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر باوجود ان تمام حالات کے لوگوں نے اس مخالفت کی پروا نہیں کی۔ جو مخالفین کی طرف سے کی گئی تھی۔ عام طور پر جلسوں کی حاضری

تین سے چھ ہزار

تک بھی جاتی تھی۔ اور مجھے قادیان سے باہر کسی جگہ اس بات کے دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔ کہ کھلے میدان میں اس طرح دست سے آدمی پھیلے ہوئے ہوں۔ جیسا کہ قادیان میں سالانہ جلسہ کے موقعہ پر پھیلے ہوتے ہیں۔ گیلریوں کو چھوڑ کر جو زائد ہوتی ہیں۔ یہاں جس قدر جلسہ گاہ کا حصہ ہوتا ہے۔ اس کے قریب قریب ہی

لائل پور کی جلسہ گاہ

تھی۔ اور پھر تمام آدمیوں سے بھری ہوئی تھی۔ مگر سوال یہ نہیں۔ کہ آدمیوں سے جلسہ گاہ بھری ہوئی تھی۔ بلکہ قابل غور امر یہ ہے۔ کہ سخت مخالفت کے باوجود یہاں تک کہ مخالف علماء کی طرف سے یہ فتوے دیئے جانے کے باوجود کہ احمدیوں سے ملنے پر نکاح ٹوٹ جائے گا۔

ہر طبقہ کے لوگ

آئے معززین میں سے بھی۔ اور عوام الناس میں سے بھی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مخالف جو کوششیں ہمارے خلاف کر رہے ہیں۔ اگر ایک طرف ان سے ہمارے لئے بعض مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ تو دوسری طرف ان کی مخالفت ہمارے

تبلیغی راستہ

میں روک نہیں ہو رہی۔ بلکہ لوگوں کی توجہ پھرانے کا باعث بن رہی ہے۔

مجھے ایک شخص نے لائل پور میں بیعت کرتے وقت عجیب واقعہ سنایا۔ وہاں قریباً

ایک سو چالیس افراد

نے بیعت کی ہے۔ اور جو بیعت کرتا۔ میں اس سے متفرق حالات بھی دریافت کرتا۔ تا مجھے معلوم ہو۔ کہ یہ کس ضلع کا ہے۔ اور اب آئندہ ہماری تبلیغی سرگرمیاں کس ضلع میں زیادہ نمایاں تغیر پیدا کر سکیں گی اور کس جگہ کی جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کریں گی۔ ضمنی طور پر میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ ضلع وار بیعت کے لحاظ سے

ضلع شیخوپورہ

کے بیعت کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔ اس کے بعد لائل پور اور پھر سرگودہا وغیرہ اضلاع کے لوگوں نے بیعت کی۔ ایک شخص نے جو سرگودہا کے ضلع کے تھے۔ اور لائل پور میں کسی ای۔ اے۔ سی کے لڑکوں کو پڑھاتے تھے۔ جب انہوں نے بیعت کی۔ تو میں نے ان سے پوچھا۔ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ میں ضلع سرگودہا کا ہوں۔ پھر میں نے ان سے پوچھا۔ کہ آپ کو سلسلہ احمدیہ کی طرف کس طرح توجہ ہوئی۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں لائل پور میں نوکر تھا۔ یا کہا۔ کہ میں نوکر ہوں۔ اسی دوران میں مجھے

ایک اشتہار ملا۔ جو یہاں کی کسی مسجد کے امام کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ اس میں جماعت احمدیہ کے خلاف بہت سی باتیں لکھی تھیں وہ کہنے لگے۔ مجھے اشتہار پڑھ کر سخت غصہ آیا۔ کہ ایک طرف تو یہ احمدی اپنی نیکی اور

اسلامی ہمدردی

کا دعوے کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف اسلام کی اتنی ہتک کرتے ہیں۔ کہ امامت اور نبوت کے مدعی بنتے ہیں کہتے۔ میں اسی غصہ کے جوش میں ایک احمدی کے ہاں گیا۔ اور اسے کہا۔ کہ آپ لوگ اندر سے اور ہیں۔ اور باہر سے اور۔ مونہ سے تو اسلامی ہمدردی کے دعوے کرتے ہیں۔ اور حالت یہ ہے۔ کہ آپ کے مرزا صاحب

مستقل نبوت کے مدعی

ہیں۔ انہوں نے بڑی نرمی سے کہا۔ ذرا بیٹھ جایئے۔ اور پھر ایک ایک اعتراض پر کہ انہوں نے مجھے حوالے کتابوں سے دکھانے شروع کئے۔ جو بھی وہ حوالہ نکالیں۔ اصل عبارت میں کچھ اور ہوتا اور اشتہار میں کچھ اور۔ اس طرح دو دن وہ مجھے سمجھاتے رہے۔ جب میں اچھی طرح سمجھ گیا۔ تو پھر مجھے اس مولوی صاحب پر غصہ آیا جس نے اشتہار شائع کیا تھا۔ میں اس کے پاس گیا۔ اور اسے کہا۔ کہ آپ لوگ ہمارے

عجیب راہنما

ہیں۔ اشتہار میں لکھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب فلاں فلاں عقیدہ رکھتے تھے۔ حالانکہ اصل کتابیں میں نے دیکھی ہیں۔ وہاں کچھ اور ہی لکھا ہے۔ مولوی صاحب میری بات سنتے ہی ناراض ہو گئے۔ اور کہنے لگے۔ تم کسی احمدی کے پاس گئے ہی کیوں تھے۔ میں نے کہا۔ تم یہ بتاؤ۔ تم نے جھوٹ کیوں بولا۔ آخر وہ مولوی صاحب مجھ سے سخت ناراض ہو گئے۔ اور میں نے سمجھا کہ اب مجھے تحقیق کرنی چاہیئے۔ پندرہ بیس دن تحقیق کی۔ تو حق مجھ پر کھل گیا۔ اور میں بیعت کے لئے تیار ہو گیا۔

دیکھو یہ مخالفت ہی تھی۔ جو اسے لو صر لانے کا ذریعہ بنی۔ کیونکہ اس کے

احمدی بنانے کا ذریعہ

ہم نہیں تھے۔ بلکہ غیر احمدی امام مسجد صاحب ذریعہ بنے۔ تو کئی دفعہ مخالفتیں فائدہ بخش ہو جاتی ہے۔

میں نے اس سفر سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ باوجود مخالفت کے خدا تعالے کا یہ فضل ہی ہو رہا ہے۔ کہ اس مخالفت کی وجہ سے لوگوں کی توجہ احمدیت کی طرف پھر رہی ہے۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اتنی بیعت

ایک دن کے لیکچر کا نتیجہ

تھی۔ بلکہ ان لوگوں کو پہلے سے تبلیغ ہو چکی تھی۔ لیکن وہ تین سے چھ ہزار تک لوگ۔ جو جلسوں میں شامل ہوتے رہے۔ ان کے دلوں میں بھی ایک بیج بو یا گیا ہے۔ جو آج نہیں۔ تو کل اور اس مہینہ میں نہیں۔ تو اگلے مہینہ پھوٹیگا۔ جب باوجود

نکاح ٹوٹ جانے کی دھمکی

دیئے جانے کے وہ شوق سے ہمارے جلسوں میں آئے۔ تو اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان کے دلوں میں ہدایت کی تڑپ ہے۔ جو کسی روز اپنا رنگ لائے گی۔ سب سے زیادہ ڈر لوگوں کو نکاح ٹوٹنے کا ہوتا ہے۔ اور یہی

مولویوں کا آخری ہتھیار

ہے جس سے وہ کام لیا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ تو اس وقت میری عمر چودہ پندرہ سال کے قریب تھی مجھے یاد ہے۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب اور ان کے مریدوں نے یہ فتوے دیدیا۔ کہ جو احمدیوں سے ملیگا۔ اس کا نکاح ٹوٹ جائیگا چونکہ مخالفت زوروں پر تھی۔ اس لئے جماعت کے لوگوں کا خیال تھا۔ کہ لیکچر میں صرف جماعت کے ہی لوگ شامل ہوں گے۔ دوسرے لوگ نہیں آئیں گے۔ اور بعض کے دل میں اسی وجہ سے یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ لیکچر گاہ محدود جگہ میں بنائی جائے۔ تاکم لوگوں کے آنے کی وجہ سے جماعت کی سبکی نہ ہو مگر جلسہ وہیں ہوا جہاں انتظام کیا گیا تھا۔ میں نے دیکھا مولوی دروازہ پر کھڑے ہو کر یہ شور مچا رہے تھے۔ کہ دیکھنا اندر نہ جانا۔ ورنہ نکاح ٹوٹ جائیگا چھپے ہوئے اشتہار بھی تقسیم کرتے جاتے۔ مگر لوگ بے تحاشا جلسہ گاہ کی طرف آتے۔ اور جب مولوی انہیں کہتے کہ نکاح ٹوٹ جائیگا۔ تو کہتے نکاح کو سوا روپیہ دیکر پھر بھی پڑھا لیں گے۔ مگر مرزا صاحب نے معلوم نہیں پھر آنا ہے یا نہیں۔ انہیں تو ایک دفعہ دیکھ لیں۔ اس مخالفت کا عجیب اثر تھا۔ اس وقت ایک انگریز بی ٹی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔ اور اس پولیس کے جو لیکچر کے لئے متعین تھی۔ انچارج تھے۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیکچر دے چکے۔ تو بعض نے

پتھر مارنے کی کوشش

کی۔ گو پولیس کا انتظام نہایت اعلٰے تھا۔ اور لوگوں کی شورش کوئی نتیجہ پیدا نہ کر سکی۔ مگر جب لوگوں نے شورش برپا کرنی چاہی۔ تو بی ٹی صاحب نے کہا۔ میں نہیں سمجھتا۔ یہ لوگ کیوں شور مچا رہے ہیں۔ یہ شخص خدا تو ہمارا مارتا ہے۔ پھر انہیں غصہ کیوں آ رہا ہے۔ یعنی وفات تو ہمارے خدا کی ثابت کر رہا ہے۔ اور ناراض مسلمان ہوتے ہیں۔ غرض نکاحوں کا سوال ایک اہم سوال ہوتا ہے۔ اور لوگوں کے لئے اس قسم کے فتوئی کے بعد جلسوں میں شامل ہونا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ عام طور پر عورتیں کمزور ہوتی ہیں۔ اور وہ خیال کر لیتی ہیں۔ کہ اگر ہمارے مرد فتوئی کی زد میں آگئے۔ تو اس کے بعد ہمارا اپنے گھر میں رہنا بدکاری سمجھا جائیگا۔ مگر اس قسم کے فتووں کے باوجود کثرت سے لوگ آئے جو علامت ہے اس بات کی۔ کہ جو فتنہ اور شورش ہمارے خلاف پیدا کی جا رہی ہے۔ وہ گو بعض لحاظ سے ہمارے لئے مضر ہو۔ مگر تبلیغی دروازہ خدا تعالے نے ہمارے لئے بند نہیں ہونے دیا۔

میں نے یہ بھی دیکھا۔ کہ اس موقعہ پر ہماری جماعت کو

مختلف جماعتوں کی طرف سے مدد

ملی۔ جہاں غیر احمدی شرفاء نے تعاون کیا۔ وہاں بعض ذمہ دار افسروں کا رویہ بھی بہت ہمدردانہ رہا۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس جو ہندوستانی مسلمان ہیں۔ ان کا رویہ نہایت ہی قابل تعریف تھا۔ وہ ٹی پارٹی کے موقعہ پر مجھے بھی ملے۔ ان کا طریق عمل ایسا اعلٰے تھا۔ جس میں قطعاً تعصب کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا تھا۔ مگر شائد افسروں کے متعلق کوئی کہے۔ کہ

دیانتدار افسر

انصاف کے لئے کوشش کیا ہی کرتے ہیں۔ اس لئے میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ دوسرے لوگوں میں بھی ہمدردی اور تعاون کا پہلو نمایاں طور پر پایا جاتا تھا۔ بعض میونسپل کمیٹی کے افسروں نے کوشش کر کے ہمارے لئے مفت چیزیں مہیا کیں۔ چنانچہ

میز اور کرسیوں کے گڈے

بھروا کر مفت ہمارے جلسہ گاہ میں بھیج دیئے۔ اسی طرح

ایک سکھ صاحب

کے سائبان تھے۔ انہوں نے نصف کرایہ لیا۔ حالانکہ ان کو یہ دھمکی دی گئی تھی۔ کہ ہم سائبانوں کو جلا دیں گے۔ وہ سامان ہزار کی مالیت کا تھا۔ اور ایک تاجر کے لئے اس سے زیادہ خطرہ کی بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ سامان کے تلف کر دینے کی اسے دھمکی دی جائے۔ مگر باوجود اس کے اس نے

نصف کرایہ

وصول کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالے کے فضل سے شریف طبقہ ہمارے متعلق اپنے دلوں میں ہمدردی کے جذبات موجزن پاتا ہے اور وہ محسوس کرتا ہے۔ کہ جاہلوں کی مخالفت ذاتی اغراض کی بناء پر ہے حقیقتاً یہ سلسلہ

ملک وملت کا خادم

ہے لیکن جہاں اس نتیجہ کے نکالنے سے ہمیں خوشی ہوتی ہے۔ وہاں ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے۔ مالابار کے متعلق میں نے دیکھا۔ وہاں کے ایک شہر کالی کٹ میں ایک احمدی کو قبرستان میں دفن ہونے سے مسلمانوں نے روکدیا۔ گورنمنٹ کے افسروں بلکہ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بھی لوگوں کی مخالفت سے متاثر ہو کر رپورٹ کر کے ڈپٹی کمشنر سے اجازت لے لی۔ کہ احمدیوں کو میونسپل قبرستان میں لاش دفن نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر ہندوؤں نے نہایت جوش سے اس تحریک کا مقابلہ کیا۔ اور میونسپل کمیٹی سے فیصلہ کرایا کہ احمدیوں کو اس قبرستان میں دفن ہونے کا حق حاصل ہے اس موقعہ پر اگرچہ بعض مسلمان

ولکماوٹ

بھی کر گئے۔ مگر ہندوؤں نے کہا۔ یہ ظلم ہم سے برداشت نہیں ہو سکتا۔ کہ

میونسپل کمیٹی کا قبرستان

ہو جو تمام مسلمانوں کے لئے کھلا ہو۔ مگر احمدیوں کو اس میں دفن ہونے سے روکا جائے۔ اسی طرح یہاں بھی میں نے دیکھا۔ کہ

ہندو اور سکھ صاحبان

میں سے بہت سے شریف لوگ مجھے نظر آئے۔ اور وہ ایسے ہمدردانہ رویہ سے پیش آئے۔ کہ طبیعت انہیں دیکھ کر خوش ہوگئی۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے غیر مذاہب کے شرفاء کے اس احسن طریق عمل کو دیکھ کر ہماری ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جہاں اسلامی مفاد کے لئے ہمارا مسلمانوں کے ساتھ

سیاسی طور پر اتحاد کلی

ہے۔ وہاں ہمارا یہ جوش اس حد تک نہیں بڑھ جانا چاہیئے۔ کہ ہم دوسری قوموں کے شریف لوگوں کی خدمات کو بھول جائیں میرا بیسیوں مرتبہ کا تجربہ ہے۔ اور اس دفعہ بھی میں نے دیکھا کہ ایسے موقع پر جب کہ شریر اپنی شرارت پر آمادہ ہوتے ہیں جس طرح مسلمانوں میں سے شریف لوگ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائیوں میں سے بھی بہت سے شریف لوگ ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے اور

جہلاء کی مخالفت

کو ناپسندیدگی اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پس جبکہ غیر مذاہب کے لوگ حسن سلوک اور شرافت میں اس درجہ پہنچے ہوئے ہیں تو ہمیں ان سے

بہت زیادہ وسیع الحوصلہ

ہونا چاہیئے۔ اور بہت زیادہ ان سے تعاون اور ہمدردی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ہندو مسلم سوال نظر انداز کرکے اگر ہم ان سے اعلیٰ سلوک نہیں کرینگے۔ تو اس سے زیادہ افسوسناک بات اور کوئی نہیں ہوگی اور اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ ہم ہارے اور وہ جیتے کیونکہ ہارتا وہی ہے جو بداخلاقی دکھاتا ہے۔ اور جیتتا وہی ہے۔ جو حسن اخلاق سے پیش آتا ہے۔ پس میری طبیعت نے اس دفعہ کے سفر لائل پور سے یہ اثر قبول کیا۔ کہ گو ہمیشہ ہی میں یہ کہتا رہتا ہوں کہ ہمیں صلح اور محبت سے رہنا چاہیئے۔ اور ہمیں

قومیت کے جذبات

کو زیادہ ابھارنا نہیں چاہیئے۔ مگر اس دفعہ خصوصیت سے توجہ دلاؤں اور اپنی جماعت کو بتاؤں۔ کہ ہر قوم میں شریف لوگ موجود رہیں جو لوگوں کی مخالفت بلکہ اپنی قوم کی مخالفت کے باوجود بھی ہم سے ہمدردی رکھتے اور نیک سلوک کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اگر اس قوم کے شرفاء اعلیٰ نمونہ دکھا سکتے ہیں جن کا مذہب مرور زمانہ کی وجہ سے اپنی صحیح شکل کھو بیٹھا ہے۔ تو اس قوم کے شرفاء کو تو بدرجہ اولیٰ زیادہ اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہیئے جس کا مذہب صحیح شکل میں موجود ہے۔ پس ہماری جماعت کے افراد کو بھی

موقع پر بھی۔ کسی صورت میں یہ الزام نہیں آنا چاہیئے۔ کہ وہ ہندو سکھ یا عیسائی سے حسن سلوک کا برتاؤ نہیں کرتے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ جہاں

مسلمانوں کے حقوق کا سوال

پیدا ہوگا۔ وہاں ہمیں مسلمانوں سے تعلق رکھنا پڑیگا۔ کیونکہ علاوہ سیاسی اتحاد کے مذہبی لحاظ سے بھی ہمارا مسلمانوں سے سب سے بڑھ کر اتحاد ہے۔ اور ہمارا ان سے ایسا ہی تعلق ہے۔ جیسا کہ جسم کے دو ٹکڑے۔ اور باوجود اس کے کہ وہ اسلام سے دور ہیں۔ ایسے عقائد اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جو

اسلام کی جڑوں پر تبر

کا حکم رکھتے ہیں۔ ہم انہیں نظر انداز نہیں کرسکتے کیونکہ ان کے اور ہمارے فوائد بہت حد تک یکساں ہیں۔ مگر باوجود اس اتحاد کے جو ہمارا مسلمانوں سے ہے۔ ہمیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہم صلح و آشتی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور ہم نے نہ صرف لوگوں سے انصاف کرنا ہے بلکہ ان سے ہمدردی کرنی اور ان کی

تکالیف میں غمگساری

بھی کرنی ہے۔ پس ہمیں ان لوگوں کے اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان سے زیادہ اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یہی طریق عمل تھا۔ ایک دوست نے سنایا کہ ایک دفعہ ہندوؤں میں سے

ایک شدید مخالف

کی بیوی سخت بیمار ہوگئی۔ طبیب نے اس کے لئے جو دوائیں تجویز کیں۔ ان میں مشک بھی پڑتا تھا۔ جب کہیں اور سے اسے کستوری نہ ملی۔ تو وہ شرمندہ اور نادم سا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا۔ اور آکر عرض کیا۔ کہ اگر آپ کے پاس مشک ہو تو عنایت فرمائیں۔ غالباً اسے ایک یا دو رتی مشک کی ضرورت تھی۔ مگر اس کا اپنا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مشک کی شیشی

بھر کر لے آئے۔ اور فرمایا۔ آپ کی بیوی کو بہت تکلیف ہے۔ یہ سب لے جائیں۔ تو در حقیقت

اخلاق فاضلہ

ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو دوسرے کے دل میں محبت پیدا کرتی ہے۔ اگر ہمارے دل میں ہمدردی ہو۔ تعاون کا مادہ ہو۔ انکسار پایا جاتا ہو۔ تو انسان سے بہت جلد لوگوں کے قلوب مسخر ہو جاتے ہیں۔ اپنے

حقوق کی حفاظت کیلئے جدوجہد

کرنے سے انسان کی دنیوی زندگی آرام سے کٹتی ہے اور دوسروں سے ہمدردی کرکے آخرت کے لئے ذخیرہ جمع کرتا ہے۔ ہم اگر اپنے حقوق کے لئے لڑینگے تو اس دنیا میں سکھ حاصل کر سکینگے۔ اور اگر قربانی کرینگے تو

اگلے جہان میں سکھ پائینگے۔ پس میں جماعت کو ایک دفعہ پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ

تمام مذاہب کے افراد سے حسن سلوک

کرے۔ کیونکہ ہر قوم میں شریف لوگ پائے جاتے ہیں۔ بے شک ہندو پریس کو دیکھنے سے ہندو قوم کے اخلاق کا صحیح اندازہ نہیں ہوسکتا۔ اور معلوم نہیں ہوسکتا کہ ہندوؤں میں کس قدر شریف لوگ پائے جاتے ہیں۔ لیکن ہندوؤں کو ہندو پریس کے ذریعہ نہ جانچو مجھے تو جب بھی ہندوؤں سے ملنے کا موقع ملا۔ میں نے ان میں بڑے بڑے شریف لوگ دیکھے۔ پس ہندو وہ نہیں جن کا

ہندو پریس

سے پتہ لگتا ہے بلکہ ہندو وہ ہیں۔ جو اپنے گھروں میں بستے ہیں یہی حال مسلمانوں کا ہے۔ "زمیندار" پڑھ کر اگر کوئی شخص

مسلمانوں کی حالت

کا اندازہ لگانا چاہے۔ تو وہ یہی سمجھیگا۔ کہ مسلمان ایک غنڈہ قوم کا نام ہے لیکن اگر شہروں اور دیہات میں پھر کر دیکھو گے۔ تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ ان میں بڑے بڑے شریف انسان پائے جاتے ہیں۔ جن میں رشد اور ہدایت کا مادہ موجود ہے۔ اور جو چاہتے ہیں۔ کہ خداتعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ صرف اتنی بات ہے۔ کہ ابھی تک انہیں سمجھ نہیں آئی۔ کہ حق کدھر ہے۔ یہی حال سکھوں کا ہے۔ مجھے عام طور پر

سکھوں کا پریس

دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ مگر میں نے سنا ہے کہ وہ بھی ہندو پریس کی طرح ہی ہے۔ لیکن اگر افراد کے پاس جاؤ۔ تو ان میں بھی بڑے بڑے قابل تعریف لوگ دیکھو گے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ ان میں سارے ہی اچھے ہیں۔ کمی بیشی کا سوال ہر جگہ ہوتا ہے۔ خدا کی جماعت میں شرفاء زیادہ ہوتے ہیں اور بد کم۔ لیکن دوسروں میں نیکوں کی کمی ہوتی ہے۔ گو ہوتے ضرور ہیں اور چاہے وہ

صداقت سے محروم

ہوں۔ ان میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو نیکی کرنے اور خیر خواہی سے پیش آنے والے ہوں۔ پس جبکہ ان لوگوں میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جن میں صلاحیت رشد اور محبت کا مادہ پایا جاتا ہے۔ تو ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان سے اعلیٰ نمونہ دکھائے۔

مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رح

کے متعلق میں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے سنا۔ کہ وہ ایک دفعہ سندھ کے علاقہ سے گذر رہے تھے کہ انہیں معلوم ہوا۔ ایک سکھ اتنا تیراک ہے کہ کوئی شخص اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مولوی صاحب فرماتے۔ شہید صاحب نے یہ سنتے ہی اپنا سفر ملتوی کر دیا۔ اور

تیرنے کی مشق

شروع کر دی۔ یہاں تک کہ آخر انہوں نے اس سکھ کو چیلنج دیا کہ آؤ مجھ سے مقابلہ کر لو۔ جب دنیاوی معاملات میں ایک مومن کی غیرت یہ برداشت

نہیں کر سکتی۔ کہ کوئی غیر اس سے آگے نکل جائے۔ تو اخلاق تو مذہب کا جزو ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان کے لحاظ سے آگے نہ بڑھیں۔ اور اگر ہم ایسا نہ کرینگے تو یقیناً ہم ناکام رہینگے۔ پس میں دوستوں کو اس اہم فریضہ

کی طرف توجہ دلاکر اپنے فرائض سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ کہ ہمیں غیر احمدیوں۔ غیر مسلموں بلکہ دہریوں سے بھی حسن اخلاق سے پیش آنا چاہیئے۔ اور کسی کو اپنے دائرہ محبت سے خارج نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہماری محبت ہمدردی اور حسن سلوک انہیں دین کے قریب لائیگا۔ دور نہیں کریگا۔

زمیندار مقروضین کے متعلق مسودۂ قانون

زمینداروں اور سود خواروں سے ضروری گزارشات

قانون قرضہ زمینداراں کا ایک پہلو

ہندوستان میں بالعموم اور پنجاب و سرحد میں بالخصوص زمینداروں کی تباہ حالی کی داستان کوئی نئی داستان نہیں بلکہ یہ داستان مدتوں سے سنی جا رہی ہے۔ مگر افسوس جب پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں قرضہ زمینداران کا مسودہ قانون پیش ہوا۔ تو بعض فریب کاروں اور فتنہ پردازوں نے اسے فرقہ وارانہ سوال کی حیثیت دے کر لوگوں کو خواہ مخواہ دھوکا دینا شروع کر دیا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ زمینداروں میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں۔ کہ ان میں ہندوؤں اور سکھوں کا بھی ایک معتدبہ عنصر موجود ہے۔ یعنی زمیندار صرف مسلمان ہی نہیں۔ بلکہ ہندو اور سکھ بھی ہیں۔ دوسری طرف اس حقیقت کا بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ قرض دینے والوں میں گو ہندو اور سکھ ساہوکاروں کی اکثریت ہے تاہم ان میں مسلمان ساہوکاروں کی بھی کافی تعداد شامل ہے۔ اب اس تجویز سے صاف ظاہر ہے۔ کہ قرضہ زمینداران پنجاب کا مسودہ قانون اگر زمینداروں کے فائدے کے لئے ہے تو اس کے ہرگز یہ معنے نہیں ہو سکتے۔ کہ وہ محض مسلمانوں کے فائدے کے لئے ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جس حد تک وہ مسلمانوں کے فائدے کے لئے ہے۔ اسی حد تک وہ ہندوؤں اور سکھوں کے بھی فائدے کے لئے ہے۔ اسی طرح اس قانون سے اگر ساہوکاروں پر بظاہر کچھ بوجھ پڑتا ہے۔ تو اس کا بھی ہرگز یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ بوجھ محض ہندو ساہوکاروں پر پڑے گا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جس قدر بوجھ ہندو اور سکھ ساہوکاروں پر پڑے گا۔ اسی قدر بوجھ مسلمان ساہوکاروں پر بھی ہو گا۔ الغرض اس مسودہ قانون کا اگر کوئی فائدہ ہے۔ تو وہ کسی ایک فرقے یعنی محض مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ تمام فرقوں کو ہے۔ جن میں مسلمانوں کے علاوہ خود ہندو اور سکھ بھی شامل ہیں۔ اور اگر اس مسودہ قانون سے بظاہر کوئی بوجھ پڑتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ تو وہ بھی کسی خاص فرقے پر یعنی محض ہندوؤں پر ہی نہیں۔ بلکہ تمام فرقوں پر ہے۔ جن میں ہندوؤں اور سکھوں کے علاوہ مسلمان بھی شریک ہیں۔ گویا اس قانون کے نفع و ضرر میں پنجاب کے تمام فرقے مساویانہ طور پر حصہ دار ہیں۔ اس لئے اگر خوش ہوں۔ تو سب فرقے یکجا طور پر اور اگر نالاں ہوں۔ تو سب فرقوں کو یکجا طور پر نالاں ہونا چاہیئے۔ نہ یہ کہ محض ہندو بطور خاص اس کے خلاف احتجاج کریں۔ اور احتجاج بھی ایسا کہ اس میں حکومت کے ساتھ مسلمانوں کو بھی لپیٹ لیں۔ اور اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ رنگ دے کر مسلمانوں کے خلاف صف آرائی کا بہانہ بنا لیں۔ میں ہندو بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ یہ محض ان خود غرض اور نفس پرست اخبار نویسوں کا خانہ ساز جھگڑا ہے۔ جو اپنی دوکانداریوں کے فروغ کے لئے اسے فرقہ وارانہ حیثیت دے رہے ہیں۔ ورنہ حقیقت حال وہی ہے۔ جو میں اوپر عرض کر چکا ہوں۔ اور وہ یہ کہ اس قانون کے نفع و نقصان میں سب فرقے مساویانہ طور پر شریک ہیں۔

مظلوم کی مدد کرنا

یہ تو اس مسئلہ کا ایک پہلو ہے۔ جس کے متعلق میں بشرط زندگی آئندہ بھی وضاحت کے ساتھ کچھ عرض کروں گا۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ تو اعداد و شمار پیش کر کے یہ ثابت کروں گا۔ کہ یہ جھگڑا کسی حیثیت سے بھی ہندوؤں اور مسلمانوں کا جھگڑا نہیں ہو سکتا۔ اور جو لوگ اسے ہندو مسلم سوال بنا رہے ہیں بشوخت قسی القلب اور خود غرض ہیں۔ وہ صرف ہندوستان ہی نہیں۔ بلکہ تمام عالم انسانیت کے لئے ننگ و عار ہیں۔ اگر کسی شخص میں۔ خواہ کسی مذہب و ملت کا ہو۔ کچھ بھی سوچنے اور غور کرنے کا مادہ ہو گا۔ تو وہ کبھی ان کے شور و غوغا کی طرف دھیان نہیں کرے گا۔ اور ان کی کائیں کائیں سے قطعاً بے نیاز ہو کر وہ کام کرے گا جس میں ہندو مسلمان سکھ۔ شودر۔ پارسی اور عیسائی یہودی غرض ہر مذہب کے مظلوم اور ستم رسیدہ انسانوں کا فائدہ ملحوظ ہو۔ میں اپنے نفس کے متعلق کم از کم کہہ سکتا ہوں۔ کہ میری نظر میں بحیثیت انسان۔ ہندو مسلمان۔ سکھ۔ شودر۔ عیسائی۔ پارسی اور یہودی سب مساویانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ اور دنیوی معاملات میں خود مسلمان ہوتے ہوئے کسی دوسرے مسلمان کی کسی غیر مسلم کے مقابلہ میں ناجائز طرفداری کرنا۔ یا کسی غیر مسلم کی جائز حمایت اور طرفداری سے پہلو تہی کرنا میرے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ اور یہ وہ نیک اور پاکیزہ خلق ہے جس کی اسلام اور حضرت اسلام نے تعلیم دی ہے۔ اس کے سوا کسی دوسرے مذہب نے ہرگز یہ تعلیم نہیں دی۔ جو مجھ میں اسلام کی سچی تعلیم پر ایک حد تک عمل سے پیدا ہوا ہے۔ اور جو ہر اس شخص میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جو اسلام کی سچی تعلیم پر عملاً کاربند ہو جائے۔ اس پہلو کے متعلق اس قدر گزارش کے بعد اب میں اس مسئلہ کے دوسرے پہلوؤں کے متعلق ذیل میں کچھ عرض کروں گا:

بنیوں کا شور و شر اور زمینداروں کی غفلت

پنجاب کونسل میں قرضہ زمینداران بل پیش ہونے سے قبل ہی جبکہ وہ مسودہ قانون ابھی ابتدائی مراحل طے کر رہا تھا۔ سود خوار ہندوؤں نے بطور خاص اس کے خلاف منظم کوشش شروع کر دی۔ اگر اس مخالفت میں وہ مسلمان ساہوکاروں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیتے یا کم از کم اس سوال کو فرقہ وارانہ حیثیت دے کر صرف ایک فرقے یعنی مسلمانوں ہی کے خلاف اعلان جنگ نہ کرتے۔ بلکہ یہ اعلان جنگ اگر مناسب تھا۔ تو پھر سب فرقوں کے خلاف کرتے۔ تو بھی میرے نزدیک ان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی یہ صورت نہ ہوتی مگر بخلاف اس کے ہندو اور صرف ہندو اسے فرقہ وارانہ حیثیت دے کر جا بجا اس کے خلاف جلسے کرنے لگے۔ اور وہ بنئے جو موقعہ آنے تو شاید اپنی دھوتی بھی نہ سنبھال سکیں۔ مسلمانوں اور حکومت کو غارتگری کی دھمکیاں دینے لگے۔ ادھر تو یہ عالم کہ بد باطن بنئے اور پھر صرف ہندو بنئے شیر بن کر زمینداروں اور پھر صرف مسلمان زمینداروں پر بھبھر بھبھر کر حملے کر رہے ہیں۔ اور ادھر یہ حال کہ ہندو سکھ اور مسلمان زمیندار سب خاموش بیٹھے ہیں۔ گو بعض مقامات پر زمینداروں نے بھی اپنی بیداری کا ثبوت دیا ہے۔ مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں پنجاب کے مسلمان زمینداروں کو خصوصیت کے ساتھ ابھی کافی تیاری کی ضرورت ہے۔ بل جو رائے عامہ کے استصواب کے لئے شائع کیا گیا ہے بہت حد تک اصلاح طلب ہے۔ اور اس میں اگر ضروری ترمیم نہ کی گئی۔ تو وہ یقیناً زمینداروں کے کسی کام کا نہیں۔ اب اگر پنجاب کے ہندو سکھ اور مسلمان زمینداروں نے بنیوں کے شور و شغب کے مقابلہ میں اس بل کے ضروری ترمیم کے ساتھ آخری طور پر قانون بن جانے کا مطالبہ نہایت واضح زوردار اور متفقہ طور پر نہ کیا۔ تو ایک مدت دراز کے لئے بنیوں اور ساہوکاروں کی غلامی کا طوق ان کے گلے پڑ جائیگا جو پھر خونریز انقلاب کے بغیر نہیں اتر سکیگا۔

حکومت پنجاب کو مشورہ

ایسے حالات میں میرا حکومت پنجاب کو بھی یہی مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ دانشمندی سے کام لے۔ اور ہندو بنیوں کے یکطرفہ بے جا شور و شغب کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہ دے۔ بلکہ یہ بات مدنظر رکھے کہ اگر زمینداروں کی مالی تباہ حالی مستقبل قریب میں عملاً دور نہ کر دی گئی۔ تو صوبجات سرحد و پنجاب کمیونزم کی جولانگاہ بن جائیں گے۔ اور افغانستان۔ چینی ترکستان اور ایران کے راستے ظاہر اور خفیہ یہ تحریک مرکز اشتراکیت سے مدد حاصل کرے گی

دو خطرناک خیالات کے لوگ

یہ بات میرے علم میں ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان میں دو نہایت خطرناک

خیال پیدا ہو گئے ہیں۔ ایک وہ لوگ جو گو انقلاب پسند نہیں۔ مگر پرلے درجہ کے خود غرض اور نفس پرست ہیں۔ اور ذاتی مفاد کے لئے تمام جہان قربان کر دینا چاہتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ جو نہایت خطرناک طور پر کمیونسٹ اور خونریز انقلاب کے حامی ہیں۔ یہ دونوں گروہ اگرچہ مختلف نقطۂ نظر رکھتے ہیں۔ مگر قریبی منزل دونوں کی ایک ہے۔ اور وہ یہ کہ پنجاب و سرحد کے زمینداروں اور خصوصاً مسلمان زمینداروں کو مفلس بنا دیا جائے۔ پہلا گروہ چونکہ میرے نزدیک کم فہم اور نادان ہے۔ اس لئے وہ محض اپنی جیبیں بھرنے کے لئے دوسروں کی جیبیں خالی کرنا چاہتا ہے۔ مگر یہ نہیں سمجھتا۔ کہ دوسروں کی جیبیں خالی ہونا ہی اس کے اپنے افلاس کا پیش خیمہ ہے۔ چنانچہ اسی غیر دانشمندانہ اصول کار اور غلط نصب العین کی وجہ سے پنجاب کا ساہوکار پنجاب کے زمیندار کی جیب خالی کر کے اپنی جیب بھرنے کی آرزو رکھتا ہوا۔ آج قرضۂ زمینداران کے قانون کا مخالف ہے۔ اس کا بھائی جو انہی اصول پر کاربند ہے۔ مگر زیادہ وسیع دائرے یعنی ملکی سیاسیات میں دخل دینے والا اور پریس اور پلیٹ فارم پر قابض ہے۔ اس کی پشت پر کھڑا ہے۔ اور یہی وہ دوسرا گروہ ہے جو درحقیقت لینن کے قدموں پر چلنا چاہتا ہے۔ اور گو میرے نزدیک لینن کی طرح وہ بھی کوتاہ نظر ہے۔ تاہم دیوانہ بہ کار خود ہشیار ہے وہ انگریزوں کے مقابلہ پر تشدد کا حربہ استعمال کرنے کے لئے خود میدان میں علی الاعلان نہیں نکلتا۔ بلکہ پنجاب اور سرحد کے مسلمانوں کو قربانی کے بکرے کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے۔ مکاروں کا یہ گروہ چاہتا ہے۔ کہ پنجاب اور سرحد میں ایک دفعہ خونیں انقلاب ہو جائے ادھر بنگال میں تو ایک انقلاب پسند عنصر پہلے سے ہی موجود ہے۔ ہندوستان کی بحری اور بری سرحدات پر اگر خونریزی ہو سکے۔ تو پھر انگریز کا قدم ہندوستان میں کہیں نہیں جم سکتا۔ اور وہ مدراس بمبئی اور کراچی کے راستے سیدھا لندن کا ٹکٹ لے گا۔ چنانچہ پنجاب و سرحد میں مسلمانوں کے ذریعہ خونریز انقلاب کرانے کی نیت سے وہ پہلے زمینداروں کو جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے مفلس بنانا چاہتا ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ آج قرضۂ زمینداران بل کا خود بھی مخالف ہے۔ اور پہلے گروہ کی بھی حمایت کر رہا ہے۔ الغرض یہ دونوں گروہ اپنی اپنی اغراض پوری کرنے کے لئے پنجاب و سرحد کے زمینداروں کو مفلس و قلاش بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ اب قرضۂ زمینداران کے مسودۂ قانون کو اپنے راستہ میں روڑا سمجھ کر اسے دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کر رہے ہیں۔

حکومت کا مفاد کیا چاہتا ہے

ازیں حالات حکومت کو خبردار رہنا چاہیئے۔ کہ اس کا اپنا مفاد بھی اسی میں ہے۔ کہ وہ پنجاب و سرحد میں خونریز انقلاب کے امکانات سے بچنے کے لئے زمینداروں کی مالی تباہ حالی جلد از جلد دور کرنے کی تدابیر پر عمل کرنے میں کسی بدنیت کی آواز نہ سنے۔ اور فوراً ایک ایسا بہتر سے بہتر قانون نافذ کر دے۔ جس کے ذریعہ بیچارہ زمیندار گذشتہ اور آئندہ قرضوں کے تعلق میں ساہوکاروں کے پنجہ سے نجات پا کر کسی انقلاب کے احتمالات کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دے

زمینداران پنجاب کو تنبیہ

اسی طرح میں پنجاب کے بڑے اور چھوٹے ہندو مسلم اور سکھ زمینداروں کو متنبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ کیونکہ اسی میں ان کی بھلائی ہے۔ اور اپنا صحیح نقطۂ نظر اس کے سامنے پیش کرنے میں عجلت سے کام لیں۔ جا بجا جلسے کر کے محض زوردار الفاظ میں تجاویز ہی منظور نہ کریں۔ بلکہ آئندہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جتھہ بندی اور تنظیم بھی کریں۔ مجھے امید ہے کہ ان کی معمولی حرکت بھی سودخواروں کو حقیقت حال کا اندازہ لگانے میں آسانی پیدا کر دے گی۔

ہندوؤں سے گزارش

ہندوؤں کے ذمہ وار راہنماؤں اور ہندو پریس سے بھی میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس مسئلہ کو ہندو مسلم سوال کا رنگ نہ دیں۔ بلکہ ہندو ساہوکاروں کو اس مفید انام قانون کی مخالفت اور خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے سے روکیں کیونکہ یہ قانون اول تو صرف مسلمانوں کے فائدے کے لئے نہیں جن میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور سکھ بھی شریک ہیں۔ ثانیاً یہ قانون ہر لحاظ سے ملک کے لئے مفید ہے۔ اگر اس قسم کے قوانین کے ذریعہ زمینداروں کی مالی حالت جلد از جلد نہ سدھاری گئی۔ تو بالشویزم کا قطعی اور یقینی اندیشہ ہے جو ہندوؤں کے لئے پہلے اور انگریزوں کے لئے بعد میں مہلک و مضر ہے۔ اگر خدانخواستہ ہندوستان میں خونریز انقلاب ہو گیا جس کا نتیجہ اشتراکیت ہو۔ تو ہندوؤں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے اپنے پیدا کردہ یہی مفلس و قلاش زمیندار پہلے ان کے لئے خطرہ ثابت ہوں گے۔ اور پھر جب کوئی اور طاقت ان کے مقابلہ یا روک تھام کے لئے آگے بڑھے گی۔ تو اسے بھی پاش پاش کر دیں گے۔ اگر ہندو راہنما اور اخبارات یہی چاہتے ہیں۔ اور سوچ سمجھ کر یہی خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ملک میں خونریز انقلاب ہو۔ خواہ انہیں وہ خود بھی کچلے جائیں۔ تو اس صورت میں حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر قسم کی پابندی عمل میں لائے۔ اور عالم انسانیت کے ہر خیرخواہ پر فرض ہے۔ کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون کر کے خطرات کو دور کرنے کی کوشش کرے۔

محمد اللہ بخش ضیاء

"زمیندار" کی غلط بیانی

"زمیندار" ۲۷ مارچ میں یہ سراسر جھوٹی خبر درج ہوئی ہے۔ کہ لائل پور شہر میں ایک شخص ماسٹر محمد اسماعیل نے احمدیت سے ارتداد اختیار کیا ہے۔ حالانکہ یہ شخص کبھی احمدی ہوا ہی نہیں ہم زمیندار کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ اس کا احمدی ہونا ثابت کرے۔

خاکسار محمد یوسف احمدی سکرٹری مجلس انصار اللہ

امریکہ میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق کہ تمام جماعتیں چار مارچ کو یوم التبلیغ منائیں۔ عاجز نے تمام احمدی جماعتوں کے اماموں کو قبل از وقت ہدایات تحریر کر دی تھیں۔ اور جن سے ملاقات ہو سکی۔ ان کو زبانی تبلیغ کے متعلق سمجھا دیا گیا تھا۔ اللہ کے فضل سے پٹس برگ۔ ینگس ٹاون۔ براڈاک۔ ہوم سٹڈ۔ واشنگٹن۔ سنسناٹی سٹوبن ول۔ کلیولینڈ۔ کولمبس۔ ایکرن۔ اور ڈیٹن کی جماعتوں نے چار مارچ بروز اتوار اپنے دوپہر کے جلسوں کے بعد تمام وقت شام تک اپنے شہر کے مختلف علاقوں میں تبلیغ اسلام میں صرف کیا۔ اور لوگوں کو اپنے شام کے جلسوں میں شریک ہونے کے لئے دعوت دی اسی طرح سینکڑوں لوگوں کو جن کو پہلے اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خبر تک نہ تھی پیغام حق پہنچایا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شام کے جلسوں میں کثرت سے لوگ شامل ہوئے۔ اور لیکچراروں نے حسب لیاقت اسلام پر تقریریں کیں۔ عاجز گذشتہ ہفتہ سے شہر سنسناٹی میں تبلیغ کے لئے مقیم ہے۔ اور کولمبس و ڈیٹن کی جماعتوں کا معائنہ کیا ہے۔ ان میں کام تسلی بخش ہو رہا ہے۔

خاکسار محمد یوسف خان از سنسناٹی

سناتن دھرم سبھا فیروزپور میں احمدی مبلغ کا لیکچر

سناتن دھرم سبھا کانفرنس جو ۳۱ مارچ فیروزپور شہر میں منعقد ہوئی۔ جس میں دیگر مذاہب کے نمائندے بھی شامل ہوئے اس میں احمدی نمائندہ مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل کی تقریر کو نہایت توجہ کے ساتھ سنا گیا۔ اس سے پہلے جس قدر تقریریں ہوئیں ان پر بہت شور و شر ہوتا رہا۔ اور لوگ اٹھ اٹھ کر جاتے رہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ تھی۔ کہ مقررین کا طرز بیان کچھ دلچسپ نہ تھا۔ دوسرے جس زبان میں وہ تقریر کر رہے تھے اسے پسند کرنا تو درکنار کوئی سمجھ بھی نہیں سکتا تھا۔

احمدی نمائندہ کی تقریر کے وقت جو سب سے آخر میں تھی۔ سامعین پر خاموشی کا ایک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ آخر وقت تک لوگ ہمہ تن گوش ہو کر مولوی صاحب کی تقریر سنتے رہے۔

نامہ نگار الفضل

خریداران الفضل جن کو وی پی ہوگی

ذیل میں ان خریداروں کے نام درج کئے جاتے ہیں جن کا چندہ ۱۶ اپریل و ۱۵ مئی کے مابین کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر اپنا اپنا نام پڑھ لیں۔ اور چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں دی پی پر ۵ ؍ زائد خرچ ہوتے ہیں۔ ورنہ ۲۵ مئی کو وی پی ہوگی۔ اور وی پی واپس کرنے والوں کا پرچہ بند اور امانت تا وصولی قیمت رکھنا پڑے گا۔

(مینیجر الفضل)

نمبر خریداری	نام
۳۲	ملک خدا بخش صاحب
۳۸	میاں میراں بخش صاحب
۱۶۱	پیر حاجی احمد صاحب
۲۹۴	اے کو یا کٹی
۳۰۳	مولوی کرم داد خان صاحب
۳۲۵	ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب
۳۶۲	بابو عبد الغفور صاحب
۸۰۴	چوہدری مولا بخش صاحب
۸۲۴	مولوی عبد العزیز صاحب
۸۷۰	مولوی نیاز محمد صاحب
۹۱۹	بابو رسول بخش صاحب
۱۰۴۰	منشی غلام حسین صاحب
۱۰۵۱	ماسٹر محمد پریل صاحب
۱۱۲۱	ہدایت اللہ صاحب
۱۴۱۵	مستری شرف الدین صاحب
۱۷۸۴	میاں عبد اللہ خان صاحب
۱۸۱۷	بابو اللہ بخش صاحب
۱۸۹۸	سراج الدین صاحب
۱۹۲۱	شیخ محمد حسین صاحب
۲۲۳۱	میر سکندر علی صاحب
۲۳۲۹	بابو نصیر احمد صاحب
۲۳۷۶	محمد عبد الرشید صاحب
۲۵۴۶	سید صادق علی صاحب
۲۸۶۳	مرزا سلطان سرخرو صاحب
۲۸۹۹	قاضی عبد الوحید خان صاحب
۲۹۴۳	بیگ عالم خان صاحب
۳۵۱۵	محمد شفیع صاحب
۳۷۳۵	اللہ جوایا ظہور احمد صاحب
۳۸۹۰	سراج الدین احمد صاحب
۳۹۲۵	محمد حسین صاحب
۳۹۴۸	ایم بی فخر الدین صاحب
۴۱۲۶	محمد عیسیٰ صاحب
۴۱۹۱	قمر الدین صاحب
۴۲۹۸	ایم کے عابد شریف صاحب
۴۶۳۶	غلام محمد صاحب
۴۶۸۵	ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب
۴۷۵۰	بابو عبد السلام صاحب
۴۷۹۱	جمعدار یعقوب خان صاحب
۴۹۲۵	ایم عبد الرحیم صاحب
۴۹۹۶	[illegible] شریف احمد صاحب
۵۰۸۴	دوست محمد صاحب
۵۳۰۴	چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۵۳۳۰	چوہدری سردار خان صاحب
۵۵۰۰	ملک خدا یار صاحب
۵۶۱۳	ملا کرم الٰہی صاحب
۵۶۲۵	بابو محمد عمر صاحب
۵۸۲۴	سعد اللہ خان صاحب
۵۸۳۴	ڈاکٹر اعظم علی خان صاحب
۵۸۵۹	شیخ غلام علی صاحب
۵۹۵۶	ڈاکٹر عبد الحق صاحب
۶۲۱۱	عبد القیوم صاحب
۶۲۱۴	عبد الغفور صاحب
۶۳۰۴	شیخ محمد حسین صاحب
۶۴۷۲	اے جی نامی صاحب
۶۶۷۹	چوہدری محمد حسین صاحب
۶۷۰۰	شمس الدین صاحب
۶۷۲۶	حبیب الرحمن صاحب
۶۸۱۶	عزیز احمد صاحب
۶۸۲۸	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۶۸۳۸	چوہدری مہر الدین صاحب
۶۸۴۰	مخدوم نذیر احمد خان صاحب
۶۸۸۰	محمد الیاس صاحب
۶۹۱۱	عبد الکریم صاحب
۶۹۱۶	امیر محمد خان صاحب
۶۹۶۳	نذیر حسین صاحب
۷۲۴۷	چوہدری سردار احمد صاحب
۷۲۵۵	بنت ڈاکٹر احمد خان صاحب
۷۳۸۵	سلطان احمد صاحب
۷۴۳۹	صلاح الدین صاحب
۷۵۵۸	حسن محمد صاحب
۷۵۶۲	ماسٹر محمد شفیع صاحب
۷۶۳۹	اسرار احمد صاحب
۷۷۵۵	عبد الغفار صاحب
۷۸۴۶	سید تبارک حسین صاحب
۷۸۴۹	حاجی غنی سوہنی صاحب
۷۹۰۰	ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۷۹۱۱	مستری نجو سہانم صاحب
۷۹۱۷	چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۵۲	احمد حسین سعید صاحب
۷۹۸۰	شیخ محمد عبد اللہ صاحب
۸۰۴۲	محمد کی صاحب
۸۱۵۰	غلام محمد صاحب
۸۱۶۵	بابو غلام محمد صاحب
۸۲۴۲	فضل الرحمن صاحب
۸۲۸۵	بابو مہر علی صاحب
۸۲۸۷	ایم عطا حکیم صاحبہ
۸۳۴۹	عبد العزیز صاحب
۸۴۴۲	مینیجر احمدیہ فرنیچر
۸۴۷۴	لفٹیننٹ بی ڈی احمد
۸۴۹۵	مرزا محمد شفیع صاحب
۸۵۲۸	محمد محمود خان صاحب
۸۶۰۲	عبد العزیز صاحب
۸۷۱۲	ڈاکٹر محمد عبد اللہ خان
۸۷۴۸	محمد صدیق احمد صاحب
۸۷۴۵	ایم ظفر الحق صاحب
۸۷۵۸	سردار خان صاحب
۸۷۷۵	عباس علی شاہ صاحب
۸۸۰۷	شیخ محمد بخش صاحب
۸۸۳۹	صوبیدار خوشحال خان صاحب
۸۸۴۹	چوہدری سراج الدین صاحب
۸۸۶۶	ولی محمد صاحب
۸۹۴۶	شیخ کرم الدین صاحب
۹۰۴۰	سردار خان صاحب
۹۰۴۹	سید احمد صاحب
۹۰۵۹	میاں محمد سلطان صاحب
۹۰۶۹	محمد صادق صاحب
۹۰۷۷	سید حسام الدین صاحب
۹۰۹۲	ایم اے جلیل صاحب
۹۰۹۷	مولوی عبد الباقی صاحب
۹۱۵۳	ام طاہر صاحبہ
۹۱۵۸	سیٹھ خیر الدین صاحب
۹۱۶۱	حسین بخش صاحب
۹۱۶۳	سید محمد افضل شاہ صاحب
۹۱۷۰	غلام علی صاحب
۹۱۹۲	حاجی جلال الدین صاحب
۹۲۳۷	حاجی بلاول صاحب
۹۲۴۷	بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۵۳	ماسٹر محمد طفیل صاحب
۹۲۶۶	مہتمم صاحب
۹۲۹۱	بابو فضل الٰہی صاحب
۹۳۰۲	محمد شفیع صاحب
۹۳۰۹	قمر الدین صاحب
۹۳۱۱	محمد عالم صاحب
۹۳۱۶	غلام احمد صاحب
۹۳۱۹	شیخ محمد بخش صاحب
۹۳۲۲	فضل الدین صاحب
۹۳۲۶	بابا پیر بخش صاحب
۹۳۳۶	بابو عبد الحی صاحب
۹۳۴۹	ایم زبیر صاحب
۹۳۵۱	بابو شکر الٰہی صاحب
۹۳۵۹	غلام محی الدین صاحب
۹۳۸۲	محمد احمد صاحب
۹۳۹۱	ماسٹر غلام محمد صاحب
۹۴۳۲	سیکرٹری انجمن احمدیہ
۹۴۵۲	بابو غلام قادر صاحب
۹۴۲۵	محمدی بیگم صاحبہ
۹۵۱۷	غلام رسول صاحب
۹۵۱۹	سید محمد حسین شاہ صاحب
۹۵۲۵	مسٹر کے دین صاحب
۹۵۲۹	امیر الدین صاحب
۹۵۳۰	رشید احمد صاحب
۹۵۳۵	فیروز احمد صاحب
۹۵۳۶	چوہدری علی گوہر خان صاحب
۹۵۳۹	محمد عبد العزیز صاحب
۹۵۴۵	شیخ فیروز الدین صاحب
۹۵۴۸	حاجی اے کے احمدی
۹۵۵۴	مرزا رشید احمد صاحب
۹۵۶۹	محمد حسین صاحب
۹۵۸۰	منشی محمد اسماعیل صاحب
۹۵۹۸	سید تاج حسین صاحب
۹۶۰۶	محمد عبد اللہ سراج الدین صاحب
۹۶۳۱	محمد عبد اللہ صاحب
۹۶۶۸	قاضی حفیظ اللہ صاحب
۹۶۶۹	دوکان میاں اللہ رکھا صاحب
۹۶۷۳	مستری رحیم اللہ صاحب
۹۶۸۹	سیکرٹری جماعت احمدیہ
۹۷۲۲	مولوی احمد علی صاحب
۹۷۲۵	شیخ فضل حق صاحب
۹۷۳۸	ملک مظفر احمد صاحب
۹۷۴۴	میاں عبد اللہ صاحب
۹۷۴۹	حکیم خواجہ کرم داد صاحب
۹۷۶۸	محمد عبد القادر صاحب
۹۷۷۰	قاضی عبد الرحیم صاحب
۹۷۷۶	حکیم محمد عمر صاحب
۹۷۸۳	مہر الدین صاحب
۹۷۹۴	یوسف علی خان صاحب
۹۷۹۷	منشی ظہور الدین صاحب
۹۸۰۲	بابو عبد الشکور صاحب
۹۸۰۳	سید رسول شاہ صاحب
۹۸۰۷	منشی محمد اسمٰعیل صاحب
۹۸۱۵	بابو محمد اصغر صاحب
۹۸۲۰	حکیم شیر محمد صاحب
۹۸۲۳	چوہدری محمد حسین صاحب
۹۸۳۰	فضل کریم احمد صاحب
۹۸۳۲	چوہدری عبد العزیز صاحب
۹۸۳۴	مختار احمد صاحب
۹۸۴۹	نبی بخش صاحب
۹۸۸۱	صوفی علی محمد صاحب
۹۹۱۲	اللہ داد نہا صاحب
۹۹۲۲	شیخ محمد شریف صاحب
۹۹۲۵	محمد شفیع صاحب
۹۹۲۶	خواجہ محمد صدیق صاحب
۹۹۵۴	مولوی قمر الدین صاحب
۹۹۶۰	عبد الرحمن صاحب
۹۹۷۳	ایم۔ زیڈ۔ دین
۹۹۷۸	حکیم عبد الصمد صاحب
۹۹۹۳	شیخ غلام رسول صاحب
۱۰۰۰۲	میاں لال الدین صاحب
۱۰۰۱۲	شیخ برکت اللہ صاحب
۱۰۰۱۵	مشتاق احمد صاحب
۱۰۰۱۹	مستری نور محمد صاحب
۱۰۰۲۱	چوہدری محمد شفیع صاحب
۱۰۰۲۲	بابو نانک سنگھ صاحب
۱۰۰۲۳	مرزا مراد بیگ صاحب
۱۰۰۲۵	محمد مستقیم صاحب
۱۰۰۲۷	مولوی عبد السلام صاحب
۱۰۰۳۴	حبیب اللہ خان
۱۰۰۳۶	چوہدری منظور حسین صاحب
۱۰۰۳۷	محمد شریف صاحب
۱۰۰۳۸	صدر الدین صاحب
۱۰۰۴۱	میاں محمود احمد صاحب
۱۰۰۴۲	شیخ صدیق احمد صاحب
۱۰۰۴۳	نور محمد صاحب
۱۰۰۴۶	چوہدری محمد طفیل خان صاحب
۱۰۰۴۸	عبد اللہ صاحب
۱۰۰۵۰	چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۰۰۵۲	ولی محمد صاحب
۱۰۰۵۳	قریشی عبد اللطیف صاحب
۱۰۰۵۵	احتشام الحق صاحب
۱۰۰۶۱	شکیل احمد صاحب
۱۰۰۶۲	عبد الغنی صاحب
۱۰۰۷۰	میاں بشیر احمد صاحب
۱۰۰۷۳	سید عبد المجید صاحب
۱۰۰۸۳	محمد منیر صاحب

۱۰۰۸۲ عزیز الدین خان صاحب ۱۰۰۹۲ امیر الدین احمد صاحب ۱۰۰۹۷ پیر محمد زمان شاہ صاحب ۱۰۰۹۸ مولوی عبد السبحان صاحب ۱۰۰۹۹ چوہدری سید علی صاحب ۱۰۱۰۰ سید منور شاہ صاحب ۱۰۱۳۹ لال خان صاحب ۱۰۱۵۸ اللہ دتہ صاحب ۱۰۱۶۳ سید محمد حسین صاحب ۱۰۱۶۴ محمد اکرام اللہ صاحب ۱۰۱۷۸ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ۱۰۱۸۰ نذیر احمد صاحب ۱۰۱۸۹ مولوی محمد منصور خان ۱۰۱۹۵ میاں نصیر احمد صاحب ۱۰۱۹۵ ماسٹر عبد الرحمن صاحب ۱۰۱۹۶ ایم عبد المجید صاحب ۱۰۱۹۹ بابو عبد الحلیم صاحب ۱۰۲۰۷ شیخ محمد خورشید خان ۱۰۲۱۱ محی الدین صاحب ۱۰۲۴۱ سید محمد عبد اللہ شاہ صاحب ۱۰۲۵۸ ایم عطا محمد صاحب۔

(رجسٹرڈ)

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطبار ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا حکیم نورالدین شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اٹھرا گولیاں گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹرڈ کرالیں۔ تاکہ پبلک کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ ہزاروں لوگوں کی یہ آزمودہ گولیاں ہمارے دواخانہ میں گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ ہمارے علاج سے ہزاروں مریضوں کو خدا کے فضل سے کامل شفا ہوئی ہے۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہے وہ فوراً ہماری نایاب گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے گیارہ روپے صرف علاوہ محصولڈاک

نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ سے تمام مجرب ادویہ برائے امراض زنان و مردان بچوں اور طاقت اور امراض چشم بر عایت مل سکتی ہیں۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہٰذا تمام ادویہ صحیح اور کامل ادرلوری احتیاط اور خاص طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

25/- روپیہ والی گانٹھ سے گھر بھر کے زنانہ مردانہ کپڑے بآسانی بن سکتے ہیں

کٹ پیس کی عمدہ سب سے چھوٹی بہت مفید گانٹھیں

آپ خواہ خانگی ضرورت میں لاویں خواہ فروخت کر کے کافی فائدہ اٹھائیں ان گانٹھوں میں ہر صورت فائدہ ہی ہے۔ نوٹ:۔ آرڈر کے ہمراہ قیمت پیشگی آنی نہایت ضروری ہے۔ کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ، رجسٹری، مزدوری خرچہ معاف، ہماری بہنیں ان گانٹھوں کو منگوا کر اپنے گھروں ہی فروخت کر کے کافی فائدہ حاصل کر سکتی ہیں۔ یہ گانٹھیں خاص اسی سبب تیار کیگئی ہیں تاکہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ امیر و غریب معقول خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکے:۔

نمبر ۱۔ مکس گانٹھ وزنی 20 پونڈ اس گانٹھ میں وائل چھینٹ۔ لٹھے۔ پاپلین ظفر وغیرہ کے علاوہ چند ور قسم کا کٹ پیس ہو گا ٹکڑا ½ سے 5 گز قیمت	25/-
نمبر ۲۔ مکس گانٹھ وزنی 15 پونڈ اس گانٹھ میں مال نمبر (۱) کے مطابق ہو گا مگر کپڑا اعلیٰ نفیس۔ ٹکڑا 2 گز سے 8 گز تک ہو گا۔ قیمت	25/-
نمبر ۳۔ مکس گانٹھ فینسی وزنی 10 پونڈ اس گانٹھ میں وائل پرنٹید فٹ کوالٹی۔ وائل نگین، پاپلین فٹ کوالٹی، ریشمی لیڈی سوٹنگ کلاتھ، جالی چھینٹ ظفر، پاپلین وغیرہ وغیرہ ان کے علاوہ بھی اور کٹ پیس ہو گا۔ تمام ٹکڑے بڑے بڑے نہایت عمدہ خوشنما کار آمد قابل استعمال میں۔ قیمت	25/-

نوٹ:۔ ہمارے ہاں سے ہر ایک قسم کی کٹ پیس کا تھوک نرخ منگوا کر خاطر خواہ فائدہ حاصل کیجئے:۔ آپکا خیر طلب:۔

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس رنچھوڑ لائین کراچی (سندھ)

طب جدید کی حیرت انگیز ایجاد

وائٹل فورس پرلز

کتنا ہی گیا گذرا انسان یا جوانی میں بڑھاپا کھینے والا

وائٹل فورس پرلز کے استعمال سے از سر نو جوانی حاصل کر کے تندرست اور طاقتور بن سکتا ہے
وائٹل فورس پرلز کے استعمال سے سیروں دودھ کئی چھٹانک مکھن روزانہ ہضم کر کے سرخ و سفید نوجوان
وائٹل فورس پرلز کی موجودگی میں تمام مقوی ٹانک ادویات بھول جاؤ۔

جدید طبی سائنس کا تازہ ترین عطیہ

معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ دائمی قبض۔ کمی بھوک۔ کمی خون۔ ضعف جگر۔ یرقان ضعف قلب تمام پوشیدہ امراض کا واحد علاج ہے۔

وائٹل فورس پرلز کے ایک ماہ استعمال سے پندرہ پونڈ وزن بڑھتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ طب جدید میورروڈ لاہور

مفت

ہر ایک مرض کے لئے پندرہ روز کی دوائی صرف پانچ آنہ کے ٹکٹ ڈاک بمعہ مفصل حالات مریض بھیج کر مفت طلب فرمائیے۔

المشتہر:۔ منیجر یونانی شفاخانہ سیالکوٹ سٹی

انگریزی سیکھنے والو

دیکھئے مسٹر عبدالرشید سب اوورسیر فنتائی (وزیرستان) کیا فرماتے ہیں۔ "میری انگریزی بہت کمزور تھی۔ لیکن جدید انگلش ٹیچر (رجسٹرڈ) کے پڑھنے سے اچھی طرح انگریزی سیکھ گیا ہوں۔ مسٹر محمد یعقوب فائرانجن ڈرائیور فائر بریگیڈ ریلوے لاہور میں نے پہلے کئی انگلش ٹیچر منگوائے۔ مگر جدید انگلش ٹیچر نہایت ہی پسند آیا ہے۔ کیونکہ یہ واقعی بغیر استاد کے ایک لائق استاد کی طرح انگریزی سکھاتا ہے۔ قیمت صرف ۱ے علاوہ محصولڈاک اگر بہت جلد اور نہایت آسانی سے انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوالیں۔

قمر برادرز رجسٹرڈ (۹۱) شملہ

مشینری اور آلات زراعت

نئے اور ترقی یافتہ نمونوں کے مطابق ساختہ آہنی رہٹ۔ ہل۔ بیل چکی یعنی خراس چارہ کترنے کی مشینیں۔ فلور ملز۔ چھڑائی کی مشینیں۔ قیمہ بادام روغن۔ اور سیویاں بنانے کی بے نظیر مشینیں وغیرہ ارزاں ترین قیمتوں پر خرید کرنے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز انجنیرز بٹالہ پنجاب

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرموں کا سرتاج

سرمہ نور "رجسٹرڈ"

ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش سرخی۔ پانی بہنا۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ اندھراتا۔ ابتدائی موتیابند۔ وغیرہ کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ غرض تاثیر کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ قیمت فی تولہ دو روپیہ

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس یکم مئی کو بمقام رانچی منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ مجلس عاملہ کے اجلاس کے ایک دو روز بعد آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں دہلی کے فیصلہ اور پٹنہ کے اعلان پر جس کے رو سے سول نافرمانی معطل کر دی گئی ہے۔ غور کیا جائیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے بھی اس اجلاس کی تجویز پر صاد کر دیا ہے اور وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اس اجلاس میں شریک ہونگے۔

یوروپین ایسوسی ایشن بمبئی نے ایک خفیہ سرکلر تمام تمام صوبجاتی شاخوں کے نام جاری کیا ہے۔ جس میں برطانی فرموں کے تمام ملازمین سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اپنا چندہ بڑھا دیں۔ تا ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ سے ایک فنڈ قائم کیا جاسکے۔ جس سے مرکزی لیجسلیچر میں ان کے نمائندوں کو دو دو ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ دی جاسکے۔ سرکلر میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب تک کافی معاوضہ نہ دیا جاسکے۔ یوروپین تجارتی فرقہ میں سے بہترین اشخاص میدان میں آنے کو تیار نہ ہونگے۔

خان عبید اللہ خان کے متعلق سیالکوٹ سے ۱۵ر اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ ان کے بھوک ہڑتال ترک کر دینے کی اطلاع جو اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ صحیح نہیں۔ ان کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

ٹوکیو کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ روس اور جاپان میں جنگ شروع ہوگیا ہے اور خطرہ ہے کہ لڑائی خطرناک صورت اختیار نہ کر جائے۔

اعلیٰحضرت فرمانروائے دکن کے متعلق حیدر آباد کی اطلاع ہے۔ کہ آپ نے ایک تاریخی تقریر کے دوران میں اپنی رعایا کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ اپنے ملک کی بنی ہوئی اشیاء استعمال کرے۔ اپنے متعلق آپ نے بتایا۔ کہ میں بھی اپنے ملک کی ہی بنی ہوئی اشیاء استعمال کیا کرتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میری رعایا کے لئے میرا طرز عمل مثال ہوگا۔

حکومت جرمنی کے متعلق برلن سے ۱۵ر اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ وہ اپنے اسلحہ میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیگ اقوام کے ممبران میں جرمنی کے اس ارادہ سے اضطراب پیدا ہوگیا ہے۔

رومانیہ کے بادشاہ کو بخارسٹ کی ۱۵ر اپریل کی اطلاع کے مطابق قتل کرنے کی سازش کی گئی تھی۔ جو کامیاب نہ ہو سکی۔ سازش کے الزام میں بہت سے فوجی افسر گرفتار کئے گئے ہیں۔

انڈیا ایکٹ کے متعلق ۱۴ر اپریل کو لنڈن میں مسٹر بالڈون نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وہ موسم سرما سے پہلے پارلیمنٹ میں پیش ہو جائیگا۔

مسٹر سبھاش چندر بوس کے متعلق جنیوا سے ۱۴ر اپریل کی اطلاع ہے کہ وہ موسم سرما میں ہندوستان میں واپس آجائیں گے۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ نے تاحال ان کی رہائی کا فیصلہ نہیں کیا۔ جس کی دو وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ گاندھی جی کے فیصلہ کی ابھی کانگرس کمیٹی نے تائید نہیں کی۔ دوسرے اگر سیاسی قیدی رہا کر دئے گئے۔ تو اس سے کانگرس کو از سر نو طاقت حاصل ہو جائے گی۔

واشنگٹن سے ۱۵ر اپریل کی اطلاع ہے۔ کہ مسٹر روز ولٹ صدر امریکہ نے اس قانون پر دستخط کر دئے ہیں۔ کہ جو ممالک سابقہ قرضہ جات کی ادائیگی سے منکر ہیں۔ انہیں مزید قرض نہ دیا جائے۔

آئرش سینٹ کو توڑ دینے کا بل ڈبلن سے ۱۵ر اپریل کی اطلاع کے مطابق سرکاری گزٹ میں شائع کر دیا گیا ہے اس کے مطابق موجودہ کانسٹی ٹیوشن کی ۱۶ دفعات کو جن میں سینٹ اور دوالیوانوں کا ذکر ہے۔ بالکل اڑا دیا جائیگا۔ اور اگر یہ قانون پاس ہوگیا۔ تو آئندہ پارلیمنٹ سے پاس شدہ تمام بل خود بخود قانون بن جائیں گے۔ انہیں تصدیق کے لئے سینٹ وغیرہ میں نہیں بھیجا جائیگا۔

پنجاب گورنمنٹ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ پنجاب کونسل نے اپنے ۲۷ مارچ کے اجلاس میں فیصلہ کیا تھا کہ قرضہ بل کو اظہار رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جائے۔ چنانچہ جو انجمنیں یا اشخاص اس کے متعلق رائے ظاہر کرنا چاہیں۔ وہ اپنی رائے پنجاب کونسل کے سیکرٹری کے پاس بھیج دیں۔

حکومت عراق نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ بحر ہند اور خلیج فارس کے راستہ عراق پہنچیں۔ ضروری ہے کہ وہ چیچک کا ٹیکہ لگوا کر آئیں۔ اور اس کے متعلق ان کے پاس سارٹیفکیٹ بھی ہو۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اخبارات میں جو یہ اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ مختلف صوبجات کے لا اینڈ آرڈر کے انچارج وزراء کی کانفرنس منعقد ہونے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اس میں کوئی صداقت نہیں۔

افغان گورنمنٹ نے پشاور کی ایک اطلاع کے مطابق افغانستان میں ٹریڈنگ ٹیکس منسوخ کر دیا ہے۔

حکومت یوپی نے اپنے صوبہ کے سرکاری ملازمین کو ایک اعلان کے ذریعہ سیاسی تحریکات میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی ہے۔ سیاسی تحریک سے ایسی تحریک یا سرگرمیاں مراد ہیں۔ جن سے حکومت کے خلاف نفرت پھیلتی ہو۔ یا مختلف جماعتوں کے اندر دشمنی پیدا ہوتی ہو۔ یا امن عامہ میں خلل واقعہ ہوتا ہو۔

جرمن کی صنعت پارچہ بافی کے کارخانہ داروں کے پیش نظر لنڈن کی ایک اطلاع کے مطابق آج کل یہ سکیم ہے۔ کہ آئندہ سوتی کپڑا تیار کرنے کے لئے بجائے امریکن روئی کے ہندوستانی روئی خریدی جائے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس طریق پر امریکہ اور جرمنی کی تجارت کے سلسلہ میں جرمنی میں درآمد کم ہو کر توازن پیدا ہو جائے گا۔

یونائٹیڈ پریس کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند موجودہ ضابطہ فوجداری میں اہم تبدیلیاں کرنا چاہتی ہے۔ اور اس ملک کے قانون کو انگلینڈ اور دیگر ممالک کے قانون کی مانند بنانا چاہتی ہے۔ گورنمنٹ ہند نے اس سلسلہ میں رائے حاصل کرنے کے لئے ججوں اور مجسٹریٹوں کے نام ایک سرکلر بھیجا ہے۔ تبدیلیوں کی غرض یہ ہے۔ کہ مقدمات کی سماعت طویل عرصہ تک نہ ہو۔ یہ ضرورت میرٹھ اور لاہور کے مقدمات سازش کے تجربہ کے بعد محسوس کی گئی ہے۔

ڈاکٹر مونجے نے ناگپور کی ایک اطلاع کے مطابق ۲ سال کے بعد ناگپور میں پریکٹس شروع کر دی ہے۔

اسمبلی میں ۱۴ر اپریل کو سٹر رنگا آئر اور لال چند کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے سر ہنری ہیگ نے کہا۔ کہ اگر کانگرسی لیڈر گاندھی جی کے بیان کی تصدیق کے لئے آل انڈیا کانگرس کمیٹی یا انڈین نیشنل کانگریس کا اجلاس بلانا پسند کریں۔ تو گورنمنٹ کوئی اعتراض نہیں کرے گی۔ اور اگر اس قسم کی میٹنگ کے بعد گورنمنٹ کو اطمینان ہوگیا۔ کہ سول نافرمانی بند کر دی گئی ہے۔ تو گورنمنٹ متعدد آرگنائزیشنوں کے متعلق اپنی پالیسی پر ضرور نظر ثانی کرے گی۔ کونسل آف سٹیٹ میں بھی گورنمنٹ نے یہی اعلان کیا ہے۔

سول نافرمانی کے قیدیوں کے متعلق ہوم ممبر نے ۱۶ر اپریل کو اسمبلی میں بتایا۔ کہ میں نے اگست میں بیان دیا تھا کہ مقامی گورنمنٹیں سول نافرمانی کے قیدیوں کو ان کی میعاد ختم

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی